اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ عَزَّ شَانُہٗ وَجَلَّ جَلَالُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ وَتَبَارَکَ اسْمُہٗ وَتَعَالٰی جَدُّہٗ لَا اَمْثَالَ لَہٗ وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مِثْلَ لَہٗ وَلَا جَوَابَ لَہٗ وَلَا نِدَّ لَہٗ وَلَا ... وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا وَنَبِیَّنَا وَشَفِیْعَنَا وَرَسُوْلَنَا وَھَادِیَنَا وَاِمَامَنَا وَسُلْطَانَنَا وَکَرِیْمَنَا وَکَفِیْلَنَا وَحَبِیْبَنَا وَمَلِکَنَا وَاٰقَانَا وَسَنَدَنَا وَطَبِیْبَنَا وَطَبِیْبَ قُلُوْبِنَا وَمَلْجَانَا وَمَاْوٰنَا وَغَوْثَنَا وَغِیَاثَنَا وَغَیُوْثَنَا وَمُغِیْثَنَا وَشَیْئَنَا وَغَیُوْرَنَا وَعِیَانَنَا وَمُعِیْنَنَا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

میرے بزرگو اور دوستو! یہ آیت کریمہ جو ذات باری تعالیٰ نے ارشاد فرمائی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جان لو! بے شک جو اللہ کے دوست ہیں نہ ان پر خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ واضح ہو کہ خوف مستقبل کی بات کا ہوا کرتا ہے اور غم ماضی کی بات پر ہوا کرتا ہے۔ اس کے برعکس گذرے ہوئے واقعات خدشات کو محسوس کر کے خوف ہوا کرتا ہے اس کے برعکس گذرے ہوئے واقعات میں غور کر کے جبکہ وہ وقت ہاتھ سے جاتا رہا۔ غم ہوا کرتا ہے۔ اللہ والوں کی یہ شان ہے کہ نہ تو انہیں ماضی پر وقت کے گذر جانے کا غم ہوتا ہے اور نہ ہی مستقبل پر آنے والے

ketabha.org

وقت کا خوف ہوتا ہے چونکہ اللہ والے اللہ کے ولی ہیں۔ جب وہ اللہ کے ولی ہیں تو اللہ اُن کا ولی ہے جیسا کہ حضرت مولوی جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں ؎

اولیاءُ اللہ اللہ اولیاء   ہیچ فرقے درمیاں نبود روا

ترجمہ: جو اللہ کے ولی ہیں اللہ ان کا ولی ہے تو اللہ اور اس کے ولی کے درمیان فرق کرنا جائز نہیں

یہاں پر ایک نکتہ سمجھنے سے تعلق رکھتا ہے اس پر غور فرمائیں۔ ولی اور ولایت میں فرق ذہن نشین کریں۔ ولایت ایک منصب ہے، ایک مرتبہ ہے جس کا ولی حامل ہے یعنی ولی صاحبِ ولایت کو کہتے ہیں۔ مطلب واضح ہے کہ ولی کا الگ وجود ہے اور ولایت کا الگ وجود ہے۔ جیسے عالم اور علم کے فرق کو سمجھنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ علم کا وجود ہے اور عالم کا الگ وجود ہے۔ عالم وہ ہے جو علم کے مرتبہ کا حامل ہے پس جب علم کو علم کہتے ہیں۔ بالکل ایسے ہی نبی اور نبوت کو سمجھیں۔ نبوت ایک منصب ہے ایک مرتبہ، نبی اس مرتبہ کا حامل ہے۔ کہتے نبی وہ ہے جو صاحبِ نبوت ہے۔ اب ولایت اور نبوت کے علم کا فرق ذہن نشین کریں۔

برادرانِ محترم! نبوت نے ارشاد فرمایا عَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔ میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے یعنی میں تمام کائنات کو ایسے دیکھتا ہوں جیسے ہاتھ کی ہتھیلی۔ اس کے برعکس ولایت نے ارشاد فرمایا جیسا کہ غوث پاک سیدنا عبدالقادر جیلانی محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی، شہبازِ لامکانی، غوث صمدانی ارشاد فرماتے ہیں کہ میں تمام کائنات کو ایسے دیکھتا ہوں جیسے ہاتھ کی ہتھیلی پر رائی کا دانہ ہوتا ہے۔ اب دونوں کے فرق کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں ارشادِ نبوت ہاتھ کی ہتھیلی ہتھیلی ہے اور ارشادِ ولایت ہاتھ کی ہتھیلی پر رائی کا دانہ ہے۔ ہاتھ کی ہتھیلی پر رائی کا دانہ جو دیکھا جائے تو اس کے ساتھ ساتھ جہات

میں سے یعنی دائیں بائیں، اوپر نیچے، آگے پیچھے میں سے ایک جہت جو نیچے کی طرف ہے
وہ آنکھوں سے اوجھل ہے۔ شرقی، غربی، شمالی، جنوبی اور فوقی جہات نمایاں ہیں لیکن
تحتی جہت پردہ میں ہے۔ اس کے برعکس نبوت کا ارشاد ہے ہاتھ کی چھیلی ہتھیلی سے
یوں نمایاں ہے کہ کوئی جہت بھی پردہ میں نہیں ہے۔ پس جہاں ولایت انتہا کرتی ہے
وہاں سے نبوت کی ابتداء ہوتی ہے۔ جیسے جہاں مادیت انتہا کرتی ہے وہاں سے
روحانیت کی ابتداء ہوتی ہے۔

اب ذات باری تعالیٰ کے علم کے متعلق غور کریں کہ جس کی ذات بے حد ہے اس
کے صفات بھی بے حد ہیں ایسا ہو نہیں سکتا کہ ذات بے حد ہو اور صفات محدود ہوں یا ذات
محدود ہو اور صفات بے حد ہوں انسان کو پہلے علم ہوتا ہے پھر معلوم ہوتا ہے یعنی وہ علم
کی منزل سے گذر کر معلوم تک پہنچتا ہے۔

میرے دوستو! ذاتِ باری تعالیٰ کو اس کے برعکس یوں سمجھو کہ اُسے پہلے سے
معلوم ہے پھر علم ہے۔ اسی لئے اللہ والے بیان فرماتے ہیں کہ علم سے معلوم مقدم ہے
انسان کے لئے علم مقدم ہے اور معلوم مؤخر ہے لیکن ذاتِ باری تعالیٰ کے لئے
معلوم مقدم ہے۔ اور علم مؤخر ہے۔

اسی مقام پر شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ذاتِ
باری تعالیٰ کی معلومات نے ذات باری تعالیٰ کے نفس سے ذاتِ باری تعالیٰ کو علم عطا
کر دیا۔ چونکہ وہ ذات بے حد ہے مجرد ہے۔ یکتا ہے اور لا انتہا ہی ہے کسی کا محتاج
نہ ہے۔ پس خود ہی ایک مرتبہ میں عالم ہے۔ علم، عالم، معلوم یہ تینوں مرتبہ
اسی ذات باری تعالیٰ کے ہیں جو بے حد ذات ہے۔ حدیث شریف میں ارشاد
ہے کہ کَانَ اللّٰہُ لَمْ یَکُنْ مَعَہٗ شَیْئًا۔ ذاتِ باری تعالیٰ ہی تھی اس کے
ساتھ کوئی شی نہ تھی۔ تو جب اُس کے ساتھ کوئی شے نہ تھی تو اب بھی اس کے ساتھ

ketabha.org

کوئی شے نہیں مانی جائے گی۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔ بَلِ الْاٰنَ کَمَا کَانَ۔ بلکہ اب بھی ایسے ہی ہے جیسا کہ پہلے تھا۔ تو جب کچھ نہ تھا اور ذات حق تھی تو اُس کو سب کچھ پہلے ہی معلوم تھا۔ کوئی شے اس سے چھپی ہوئی نہ تھی۔ اُس کی معلومات ایسی بیحد تھیں کہ اُس کے علم کی کُنہ میں سب کچھ پہلے ہی معلوم تھا۔ وہ پہلے بھی علیم تھا اور اب بھی علیم ہے اور پھر بھی علیم رہے گا۔ وہ ماضی، حال اور مستقبل کی قید سے پاک ہے اس کی معلومات بھی ایسے ہی پاک ہیں۔ نہ اس کی ذات کے لئے قیدِ مکاں ہے اور نہ قیدِ زماں ہے اور نہ اس کی صفات کے لئے قیدِ مکاں ہے اور نہ قیدِ زماں ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز پر علم سے احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ یہ اس کا علم علّت معلول سے پاک ہے اور اس کا علم واسطے اور وسیلہ سے بھی پاک ہے۔ جیسے دھوئیں اور آگ کا علم انسان کو واسطے سے معلوم ہوتا ہے دھواں دیکھ کر انسانی علم کہہ اُٹھتا ہے۔ کہ وہاں پر آگ ہے دھوئیں کا وجود آگ کے وجود پر دلالت کرتا ہے تو انسان کو آگ کا علم دھوئیں کے وسیلہ سے حاصل ہوا۔ ذاتِ باری تعالیٰ کا علم ان معنوں میں نہیں مانا جائے گا۔ بلکہ اس کا علم واسطہ کی علت سے اور وسیلہ کی علت سے پاک مانا جائے گا۔

میرے دوستو! ذاتِ باری تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ۵ ہر ایک چیز کو ہم نے کھول کر بیان کر دیا۔ اس کو لوحِ محفوظ میں۔ اور حدیث شریف میں آنحضرت سرکار دو عالم احمد مجتبےٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ ذاتِ حق نے قلم کو ارشاد فرمایا۔ اُکْتُبْ عِلْمِیْ فِیْ خَلْقِیْ وَمَا هُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔

اے قلم لکھ دے جو کچھ میرے علم میں ہے۔ اور جو کچھ ہونے والا ہے قیامت کے دن تک۔ ذاتِ باری تعالیٰ نے حکم فرمایا اور قلم نے تعمیل کر دی۔ اس کا مقام ہے

امام حسین عالی مقام رضی اللہ عنہ نے مِراۃ العارفین میں ارشاد فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَخْرَجَ مِنَ النُّوْنِ وَاَدْرَجَ فِی الْقَلَمِ۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ جس نے نکالا (علم) نون سے اور درج کر دیا قلم کے منہ میں۔ ذات باری تعالےٰ نے کلام اللہ میں ارشاد فرمایا۔ کہ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ۔ میں قسم کھاتا ہوں سیاہی کی اور میں قسم کھاتا ہوں قلم کی اور جو کچھ وہ سطر بنائے تو ذات باری تعالیٰ نے سیاہی، قلم اور سطر تین مرتبوں کی قسم کھاتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

اسے یوں سمجھئے کہ سیاہی علم کا وہ مرتبہ ہے جہاں تمام معلومات چھپی ہوئی ہیں یا تمام حروف، الفاظ، کلمہ، کلمات، کلام چھپی ہوئی ہے لیکن امتیاز نہیں کیا جا سکتا ہے اور ذات باری تعالیٰ کے علم کی کُنہ کی کنیہ میں وہ سب کچھ معلوم ہے یعنی ذاتِ باری تعالےٰ سے سیاہی کا مرتبہ بھی چھپا ہوا نہیں ہے پھر وہ معلومات قلم کے منہ میں درج کر دئے تو قلم کے مرتبہ میں بھی تمام معلومات مجمل درج کر دی گئیں پھر سطر کے مرتبہ میں وہ تمام معلومات مفصل اور متفرق جزء جزء ہو گئیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ارشاد ہوتا ہے۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْعَقْلَ۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور بنایا۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا۔ سب سے پہلے اللہ تعالےٰ نے عقل کو پیدا کیا یہ تینوں مراتب اور تینوں مقام اور تینوں صفات ایک ہی موصوف کے ہیں۔ یعنی آنحضرت علیہ السلام ہی کے یہ تینوں مراتب ہیں۔ ذات باری تعالےٰ نے بھی حضورؐ کے تینوں مرتبوں کی قسم کھائی کہ ارشاد فرمایا کہ اے محمدؐ کہ تیرے اس مرتبہ کی قسم جب تو سیاہی کے مرتبہ میں تھا اور اے محمدؐ تیرے اس مرتبہ کی قسم جب تو مرتبہ قلم میں جلوہ گر تھا اور اے محمدؐ تیرے اس مرتبہ کی قسم جو تو سطر میں جلوہ گر ہوا۔

نوٹ: حروف، الفاظ، کلمہ سب کے سب سطر میں جلوہ گر ہوا کرتے ہیں یہی وہ مقام

ہے۔ جہاں علامہ اقبال فرماتے ہیں ؎

گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب

تو اب ذات باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ کُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰہُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ۔ (ترجمہ) ہر ایک چیز کو ہم نے کھول کر بیان کر دیا اس کو لوح محفوظ میں۔ تو حضرت مولوی جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

لوح محفوظ است پیشِ اولیاء
از چہ محفوظ است محفوظ از خطاء

(ترجمہ) لوح محفوظ اولیاء اللہ کے سامنے ہوتی ہے۔ جو کچھ وہاں پر محفوظ ہے وہ خطا سے غلطی سے پاک ہے۔ اب حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کشمیری رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم اللہ والے گزرے ہیں۔ جفر کا علم تو حضور کا غلام تھا۔ یہ آپ کی ادنیٰ کرامت ہے کہ حضور نے آج سے آٹھ سو سال پیشتر پیش گوئی ارشاد فرمائی اور وہ حرف بحرف پوری ہوتی چلی جا رہی ہے۔ بعض حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ حضور نے تقریباً دو ہزار اشعار سپرد قلم کئے ہیں۔ جن میں سے راقم الحروف کے پاس صرف دو صد اڑتالیس ۲۴۸ اشعار ہیں۔ بعض کی ردیف "می بینم" اور بعض کی ردیف پیدا شود ہے اور بعض قافیہ بیانہ، میرانہ، یگانہ وغیرہ رکھتے ہیں۔ آپ مختلف شہروں میں سیاحت فرماتے ہوئے کشمیر تشریف لائے اور وہیں وصال فرمایا۔

انگریزوں کے متعلق مندرجہ ذیل شعر حضور نے ارشاد فرمایا ؎

صد سال حکم النساں بر ملک ہند میداں
آرید اے عزیزاں ایں نکتہ از بیانہ

تو لارڈ کرزن نے اس پیشین گوئی کو ممنوع قرار دے دیا کہ ایسا کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہماری حکومت صرف سو سال ہندوستان میں رہے۔

اشعار عام طور سے منتقل ہو گئے لیکن محبانِ اولیاء و معتقدین شعر و سخن کی حفاظت کرتے رہے ہیں۔ قلمی بیاضوں میں سینوں میں، ذہنوں میں محفوظ چلی آ رہی

اب تو خیر حکومت پاکستان ہے۔ چنانچہ راقم الحروف کے ذہن میں ایک عرصہ سے خیال پیدا ہوا کہ ان اشعار کو یکجا جمع کر کے طباعت کرائی جائے تا کہ یہ مجموعہ محفوظ ہو جائے لہذا جناب میاں علی حسن صاحب جالندھری گلی نمبر ۳ امین منٹگمری بازار زرکار خانہ بازار لائلپور کی وساطت سے یہ پیشنگوئی انشاء اللہ اپنی طباعت کی منزل پوری کرے گی اور قارئین کرام فیضیاب ہوں گے۔ پس قارئین کرام دعائے خیر سے یاد فرما دیں۔

متمنی دعا۔ حافظ محمد سرور نظامی

[illegible] مکان نمبر ۲۸ گلی نمبر ۵

لائلپور

ketabha.org

شجرۂ نسب حکومتِ مغلیہ

امیر تیمور

سلطان محمد مرزا

سلطان ابو سعید مرزا

سلطان عمر شیخ مرزا

بابر (ظہیر الدین محمد) ۱

سلطان ہندال — سلطان عسکری — سلطان کامران — ہمایوں نصیر الدین محمد ۲

مرزا محمد کلیم والئے کابل — اکبر جلال الدین ۳

سلطان دانیال — سلطان مراد — جہانگیر نور الدین ۴

سلطان شہریار — سلطان جہانداد — شاہجہان شہاب الدین محمد ۵ — سلطان پرویز — سلطان خسرو

سلطان مراد بخش — اورنگ زیب عالمگیر محمد محی الدین ۶ — سلطان شجاع — دارا شکوہ محمد

سلطان کام بخش — اکبر — سلطان اعظم — بہادر شاہ ۷ معظم — سلطان محمد

خجستہ اختر — جہاندار شاہ ۸ — سلطان عظیم الشان

محمد شاہ ۱۰ — عالمگیر ثانی ۱۲ — فرخ سیر ۹

احمد شاہ ۱۱ — عالم شاہ ۱۳

اکبر ثانی ۱۴

بہادر شاہ ثانی ۱۵

ketabha.org

إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

لوحِ محفوظ است پیشِ اولیاء

از چہ محفوظ است محفوظ از خطاء

۸۰۰

آٹھ سو سالہ

پیش گوئی

جناب حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

ایچ۔ ایم سرور "نظامی"

میاں علی حسن جالندہری

ketabha.org

راست گویم بادشاہے در جہاں پیدا شود — نام او تیمور شاہ صاحبقراں پیدا شود

میں سچ کہتا ہوں کہ ایک بادشاہ دُنیا میں پیدا ہوگا۔ اُس کا نام تیمور شاہ ہوگا اور وہ صاحبقراں ہوگا

از روئے تاریخ: تیمور شاہ ۱۳۹۸ء میں ہندوستان پر حملہ آور ہوا۔ ان دنوں محمد تغلق ہندوستان پر حکمراں تھا چنانچہ محمد تغلق جان بچا کر بھاگا اور شکست ہوئی۔ تیمور شاہ ہندوستان پر قابض ہوگیا۔ پھر ہند سے زرِ کثیر لے کر واپس سمرقند چلا گیا۔ دہلی کے گرد نواح میں ۱۴۱۲ء میں فوت ہوا:

بعد از آں میراں شاہ کشور ستاں گردد پدید — والئی صاحبقراں اندر زماں پیدا شود

اس کے بعد میراں شاہ — سلطان محمد مرزا کشور ستاں (دنیا) ظاہر ہوگا۔

اور یہ اُس زمانے میں صاحبقراں تیمور شاہ کا والی ہوگا:

چوں کند عزم سفر او از فنا سوئے بقا — بعد از اں احوال شاہِ انس و جاں پیدا شود

جب وہ مقام فنا سے بقا کی طرف عزم سفر کرے گا۔ تو اس کے بعد انسانوں اور جنوں کا بادشاہ ظاہر ہوگا یعنی سلطان ابو سعید مرزا جو بہادر بھی ہوگا۔ اور طاقتور حکمراں بھی ہوگا:

بعد از اں گردد عمر شاہ مالک رقاب — گردد آں ہم مدعی بس مہرباں پیدا شود

اس کے بعد عمر شیخ شہنشاہ مالک رقاب ہوگا۔ وہ بھی دعویٰ کرنے والا ہوگا اور بہت مہرباں ہوگا:

بعد گردد عمر شیخ مالک ایں زمیں — درمیان عیش و عشرت بیگماں پیدا شود

مصرع ثانی بھی اسی عمر شیخ کی شان میں جلوہ گر ہے۔

ترجمہ:۔ اس کے بعد عمر بن شیخ اس زمین کا مالک ہوگا۔ وہ بے گماں عیش و عشرت کے درمیان ظاہر ہوگا:

شاہ بابر بعد ازاں در ملک کابل بادشاہ — پس ز دہلی والئی ہندوستاں پیدا شود

ketabha.org

ترجمہ: شہنشاہ بابر اس کے بعد کابل کا بادشاہ پھر دہلی میں ہندوستان کا والی ظاہر ہوگا:

از سکندر چوں رسد نوبت بہ ابراہیم شاہ — ایں یقین داں فتنہ در ملک آں پیدا شود

جب سکندر سے ابراہیم بادشاہ تک نوبت پہنچ جائے گی۔ اس بات کو یقین سے سمجھ کہ اس کی بادشاہی میں فتنہ ظاہر ہوگا۔ امیر تیمور کا مقرر کردہ نائب سید خضر شاہ اور اس کے بعد تین دیگر جانشین علاؤالدین تک برائے نام بادشاہ ہندوستان کے رہے۔ پس سنہ ۱۴۱۴ء سے سنہ ۱۴۵۱ء تک یہ خاندان سادات حکمران رہا۔ لودھی خاندان کی حکومت سنہ ۱۴۱۴ء سے سنہ ۱۴۵۱ء تک رہی:

شاہ بابر بعد ازاں در ملک کابل بادشاہ — پس بہ دہلی والئی ہندوستاں پیدا شود

اس کے بعد بابر بادشاہ ملک کابل کا بادشاہ دہلی میں ہندوستان کا والی ظاہر ہوگا

باز نوبت از ہمایوں مے رسد از ذوالجلال — ہم درآں افغاں یکے ز آسماں پیدا شود

ترجمہ:- پھر ذات باری تعالیٰ کی طرف سے بادشاہی ہمایوں تک پہنچے گی۔ اسی دوران قدرت کی طرف سے ایک افغان ظاہر ہوگا:

(ظہیر الدین محمد بابر) امیر تیمور کی پانچویں پشت سے تھا۔ بابر پانچ مرتبہ ہندوستان پر حملہ آور ہوا۔ مگر ہر مرتبہ ناکام رہا۔ آخر کار دولت خان حاکم پنجاب اور رانا سانگا والئی میواڑ نے ابراہیم لودھی سے ناخوش ہو کر بابر کو ہندوستان پر حملہ آور ہونے کی دعوت دی۔ بابر نے موقع غنیمت جان کر سنہ ۱۵۲۶ء میں ہندوستان پر حملہ کیا۔ اور بعد از چار لڑائیاں لڑنے کے پانچویں مرتبہ فاتح ہوا۔ اس کی حکومت سنہ ۱۵۲۶ء سے سنہ ۱۵۳۰ء تک رہی:

باز نوبت از ہمایوں مے رسد از ذوالجلال — ہم درآں افغاں یکے ز آسماں پیدا شود

حادثہ رو آورد سوئے ہمایوں بادشاہ — و آنکہ نامش شیر شاہ اندر جہاں پیدا شود

ketabha.org

چوں رود در ملکِ ایراں پیش اولادِ رسول | تا کہ قدر و منزلتش از قدرداں پیدا شود
شاہِ شاہاں مہربانی ہا کند در حقِ او | باوقارِ عزتش چوں خسرواں پیدا شود
تا زمانے آنکہ او لشکر بیارد سوئے ہند | شیر شاہ فانی شود پسر شش برآں پیدا شود

ترجمہ:- پھر ذاتِ باری تعالےٰ کی طرف سے بادشاہی ہمایوں تک پہنچے گی اسی دوران قدرت کی طرف سے ایک افغان ظاہر ہوگا۔ ہمایوں بادشاہ کو حادثہ پیش آئے گا۔ اور اس کا نام شیر شاہ ہوگا۔ وہ دنیا میں ظاہر ہوگا۔ ہمایوں ملکِ ایران میں جائے گا۔ پیغمبر کی اولاد کے پاس۔ تاکہ اس کی قدر و منزلت قدردانوں والی جماعت سے ظاہر ہو۔ تو شہنشاہ اس کے حق میں مہربانی فرمائے گا۔ تاکہ اُس کی عزت کا وقار ایک حکمران کی حیثیت سے ظاہر ہو جب تک وہ ہندوستان پر لشکر کشی کرے گا۔ شیر شاہ مر گیا ہوگا۔ اور اس کا بیٹا اُس کی جگہ ظاہر ہو گیا ہوگا۔

شیر شاہ جو حسن خان جاگیردار کا لڑکا تھا۔ صوبہ بہار کا منتظم تھا۔ پھر یہ سوتیلی ماں کے سلوک سے تنگ آکر حاکم بہار کا ملازم ہو گیا تھا۔ رفتہ رفتہ خود مختار حاکم بن بیٹھا۔ اس وجہ سے سنہ ۱۵۴۰ء میں ہمایوں شیر شاہ پر حملہ آور ہوا۔ لیکن شکست کھائی۔ پس شکست خوردہ ہو کر ایران کی حکومت میں پناہ گزین ہوا۔ پھر سنہ ۱۵۴۵ء میں ایران کی امداد سے کابل اور قندھار فتح کیا۔ اور سنہ ۱۵۵۵ء میں ہندوستان پر دوبارہ قبضہ کیا۔ اس کی حکومت سنہ ۱۵۳۰ء سے سنہ ۱۵۵۶ء تک رہی۔

پس ہمایوں بادشاہ بر ہند قابض مے شود | بعد ازاں اکبر شاہِ کشورستاں پیدا شود

ترجمہ:- اس طرح ہمایوں بادشاہ ہندوستان پر قبضہ کرے گا۔ اس کے بعد اکبر بادشاہ ظاہر ہوگا۔ جلال الدین محمد اکبر سنہ ۱۵۵۶ء سے سنہ ۱۶۰۵ء تک تخت نشین رہا۔

ketabha.org

بعد ازاں شاہ جہانگیر است گیتی را بناہ
اینکہ آید در جہاں بدر جہاں پیدا شود

ترجمہ:- اس کے بعد جہانگیر عالم پناہ ہوگا۔ یہ تخت پر جلوہ گر ہوگا۔ تو جیتد ب
کامل کی طرح ظاہر ہوگا ؛

جہانگیر نورالدین محمد ۱۶۰۵ء سے ۱۶۲۷ء تک تخت نشین رہا ؛

چوں کند عزم سفر آں ہم سوئے دار البقاء
ثانی صاحب قراں شاہجہاں پیدا شود

ترجمہ:- جب وہ دارالبقاء کی طرف سفر کرے گا۔ تو صاحب قرآں ثانی یعنی
شاہجہاں ظاہر ہوگا ؛

بیشتر از قرن کمتر از چہل شاہی کند
تاکہ پسر شو دبہ پیشش آں زماں پیدا شود

قرن سے زیادہ یعنی چالیس سال سے کم بادشاہی کرے گا۔ جب اس کا بیٹا
اس کے سامنے ہی اُس وقت تخت پر جلوہ افروز ہوگا ؛

فتنہ ہا در ملک آید نیز بس گردد خراب
از عجائب ہا بود گر آب و ناں پیدا شود

اس کے عہد میں فتنہ و فساد ہوگا۔ اور ملک کی حالت بہت خراب
ہو جائے گی۔ اس وقت آب و نان بیسر ہونا بھی موجب حیرت ہوگا ؛

در تحیر خلق ماند چوں چنیں گردد جہاں
مشتری از آسماں آتش فشاں پیدا شود

جب دُنیا میں اس طرح ہو جائے گا۔ تو خلقت پریشان ہو جائے گی۔
آسمان سے مشتری آگ برسانے والا ظاہر ہوگا ؛

ہمچناں دو عشر باشد بادشاہی او کند
تا ز فرزندان او کوچک ازاں پیدا شود

ترجمہ:- اس طرح بیس سال تک اس کی وہ بادشاہی کرے گا یعنی کہ اُس کے
بیٹوں میں سے چھوٹا لڑکا اس پر ظاہر ہوگا۔

او بزور برکند آواز خود اندر جہاں
والئی ایں خلق عالم بیگماں پیدا شود

ترجمہ:- وہ اپنی آواز کو دُنیا میں قوت کے ساتھ بھر دے گا۔ وہ اس جہان

ketabha.org

کی خلقت کا والی بیگمان ظاہر ہوگا۔

شاہجہان شہاب الدین محمد کی حکومت ۱۶۲۷ء سے ۱۶۵۸ء تک رہی اس کے دو لڑکے داراشکوہ اور اورنگ زیب تھے۔ ان کے درمیان فسادات برپا ہوئے۔ اور آپس میں بدسلوکی ہوتی۔ رعایا بھی دو حصوں میں تقسیم ہو چکی تھی۔ ۱۶۵۸ء میں داراشکوہ اور اورنگ زیب کے درمیان زبردست جنگ ہوئی جس میں دارا فرار ہوا۔ اور اس کی فوج کو شکست ہوئی۔ اورنگ زیب نے اس کی گرفتاری کی جدوجہد جاری رکھی۔ بالآخر سندھ کے افغان جاگیردار ملک جیون خان نے روپے کی لالچ میں آکر دارا کو اورنگ زیب کے سپاہیوں کے حوالہ کر دیا۔ جب دارا دہلی پہنچا۔ تو مقتدیانِ وقت نے اس پر کفر کا فتویٰ صادر کیا اور دارا قتل کیا گیا۔ اورنگ زیب عالمگیر محی الدین کی حکومت ۱۶۵۸ء سے ۱۷۰۷ء تک رہی۔

اندر آں اثنا قضاء از آسمان گردد پدید وآنکہ نام او معظم در جہاں پیدا شود

اسی اثنا میں آسمان کی طرف سے ایک فیصلہ ظاہر ہوگا معلوم ہو کہ

س کا نام معظم ہوگا۔ وہ دنیا میں ظاہر ہوگا۔

بہادر شاہ معظم ۱۷۰۷ء سے ۱۷۱۲ء تک حکمران رہا۔

خلق گردد جمع در دورانِ او گردد اماں بر جراحت ہائے عالم مرہم آں پیدا شود

ترجمہ:۔ اس دوران میں خلقت جمع ہو جائے گی اور امن دامان ہو جائے گا جہاں کے زخموں پر وہ مرہم کی طرح ظاہر ہوگا۔

ایں چنیں تا چند سالے پادشاہی او کند او فنا گردد ز عالم پسر آں پیدا شود

ترجمہ:۔ اس طرح چند سال تک وہ بادشاہی کرے گا۔ وہ اس جہان سے فنا ہو جائے گا۔ تو اس کا بیٹا ظاہر ہوگا۔

ketabha.org

بہادر شاہ معظم کا لڑکا جس کا نام فرخ سیر تھا۔ اس کی حکومت ١٧١٦ء سے ١٧١٩ء تک رہی۔ جو کہ برائے نام حکومت تھی۔

از طفیلِ مقدمش آید جہاں در اعتدال
غم حسد بیروں مسرت در جہاں پیدا شود

ترجمہ:۔ اس کے آنے کے طفیل سے (وسیلہ سے) دنیا اعتدال پر آجائے گی۔ حسد اور غم دور ہو جائیں گے۔ اور جہان میں خوشی ظاہر ہو گی۔

بعد ازاں شاہ قوی بازو محمد بادشاہ
او بملک ہند آید حکمراں پیدا شود

ترجمہ:۔ اس کے بعد محمد بادشاہ زور آور قوت والا۔ ملک ہندوستان میں آئے گا۔ اور حکمراں ظاہر ہو گا۔

محمد شاہ کی حکومت ١٧١٩ء سے ١٧٤٠ء تک ملک ہندوستان پر رہی۔

ہمچناں دو عشر یک سالے بود فرمانِ او
آں پس آید سرے از سروراں پیدا شود

محمد شاہ کی حکومت ١٧١٩ء اور ١٧٤٠ء کا فرق اکیس سال ہے۔

ترجمہ:۔ اس طرح اس کا حکم اکیس سال رہے گا۔ وہ ظہور میں آئے گا پس سرداروں میں سے ایک سردار ظاہر ہو گا۔

نادر آید ز ایراں تا ستاند تختِ ہند
قتلِ دہلی لیس بزور تیغ آں پیدا شود

نادر شاہ ایران سے آئے گا۔ ہندوستان کا تخت چھین لے گا۔ اہل دہلی کا قتل اس کی تلوار کے زور سے ظاہر ہو گا۔ نادر شاہ کا حملہ ہندوستان پر ١٧٣٩ء میں ہوا۔ نادر شاہ ایک معمولی چرواہا تھا۔ اپنی قابلیت سے ترقی کر کے ایران کا بادشاہ بن گیا۔ بعد میں کابل اور قندھار پر قابض ہو گیا۔ ہندوستان کی حکومت کی کمزوری کا فائدہ اٹھا کر ١٧٣٩ء میں ہندوستان پر حملہ کیا۔ محمد شاہ نے شکست کھا کر صلح کی التجا کی۔ نادر شاہ محمد شاہ نے جہان کی حقیقت سے دو چار ہوا [illegible] نادر شاہ

مارا گیا۔ اس پر دہلی کے سپاہیوں نے نادر شاہ کے بہت سے سپاہی قتل کر ڈالے۔ جس پر نادر شاہ آگ بگولا ہو گیا۔ اس نے دہلی میں قتلِ عام کا حکم دے دیا۔ بارہ گھنٹے کے اندر اندر ڈیڑھ لاکھ کے قریب باشندگانِ دہلی قتل ہوئے۔ آخر محمد شاہ کی التجا پر نادر شاہ نے قتلِ عام بند کرایا۔ قریباً دو ماہ دہلی میں لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم رکھا۔ بعد ازاں کوہ نور ہیرا اور تختِ طاؤس اور بے شمار دولت لے کر ایران واپس چلا گیا۔ اور حکومتِ ہند کو مفلس کر گیا۔

چوں کند عزم سفر سوئے بقا آں تاجدار رخنہ در خاندانش از میاں پیدا شود

ترجمہ:۔ جب وہ تاجدارِ ہند عالمِ فنا سے بقا کی طرف سفر کا عزم کرے گا۔ اس کے خاندان میں ایک رخنہ اس کے درمیان میں سے ظاہر ہوگا۔

بعد ازاں شاہِ قوی زور احمد بادشاہ ست او بملکِ ہند آید حکم آں پیدا شود

ترجمہ:۔ اس کے بعد احمد بادشاہ قوی زور ہے۔ وہ ہندوستان کے ملک پر جلوہ گر ہوگا اور اس کا حکم ظاہر ہوگا۔

محمد شاہ (رنگیلا) کی وفات کے بعد اس کا لڑکا احمد شاہ حکمران ہوا جس کی حکومت برائے نام چند سالہ تھی۔ بڑے بڑے سردار باہمی جنگ و جدل میں مصروف رہے۔ روہیلوں نے بغاوت کر دی۔ اس کے فرو کرنے پر احمد شاہ کو مرہٹوں سے مدد حاصل کرنا پڑی۔ ۱۷۵۲ء میں احمد شاہ درانی نے پنجاب پر حملہ کیا جس میں اسے فتح ہوئی۔ پنجاب کا علاقہ درانی سلطنت میں شامل ہوا۔ ۱۷۵۴ء میں احمد شاہ کو اس کے وزیر غازی الدین پسر آصف جاہ نظام الملک والئی دکن نے اندھا کرکے تخت سے اتار دیا۔ [illegible] کو بادشاہ بنا دیا۔ جو ۱۷۵۹ء تک حکمران رہا۔ احمد شاہ کی

حکومت ۱۷۴۰ء سے ۱۷۵۴ء تک رہی۔ اس کے بعد عالم شاہ جو عالمگیر ثانی کے نام سے موسوم ہے۔ اس کی حکومت ۱۷۵۹ء سے لے کر ۱۸۰۶ء تک رہی اور اکبر ثانی ۱۸۰۶ء سے ۱۸۳۷ء تک حکمران رہا۔ اور بہادر شاہ ظفر ثانی ۱۸۳۷ء سے ۱۸۵۷ء تک برائے نام شہنشاہ ہندوستان رہا۔ لیکن ان کے متعلق کوئی شعر ہمیں دستیاب نہیں ہوا۔

شاہِ بابر پادشاہ باشد پس از وے چند روز
درمیانش یک فقیر از سالکاں پیدا شود

ترجمہ:۔ وہ جو بابر بادشاہ ہوگا اس کے چند روز بعد۔ اس کے درمیان سالکوں میں سے ایک فقیر ظاہر ہوگا۔

نامِ اُو نانک بود آرد جہاں با وے رجوع
گرم بازارِ فقیرِ بیکراں پیدا شود

ترجمہ:۔ اس کا نام نانک ہوگا۔ دنیا اس کی طرف رجوع کرے گی۔ اس بے اندازہ فقیر کا گرم بازار ظاہر ہوگا۔ یعنی چرچا ہوگا۔

درمیانِ ملکِ پنجابش شود شہرت تمام
قوم سکھاں نش مرید و پیر آں پیدا شود

ملکِ پنجاب کے درمیانی حصہ میں اُس کی بڑی شہرت ہوگی۔ سکھ قوم اس کی مرید ہوگی۔ اور ان کا وہ پیر نمایاں ہوگا۔

نوٹ:۔ لفظ سکھ کو لکھتے وقت اُردو میں ھ استعمال ہوتی ہے۔ لیکن فارسی میں ہائے ہوزی استعمال کی جاتی ہے۔ دو آنکھوں والی ھا استعمال نہیں کی جاتی۔

باوا گورونانک صاحب کی پیدائش ۱۴۶۹ء میں ہوئی اور وفات ۱۵۳۸ء میں ہوئی۔

قوم سکھاں نش چیرہ دستی ہا کنند در مسلمین
تا چہل ایں جور و بدعت اندر آں پیدا شود

ترجمہ:۔ سکھ قوم مسلمانوں پر بہت ظلم و ستم کرے گی۔ یہ ظلم در بدعت چالیس

ketabha.org

سال تک اُس میں ظاہر ہو گا۔

بعد ازاں گیرد نصاریٰ ملک ہندوستاں تمام ۔ تا صدی حکمش میانِ ہندوستاں پیدا شود

ترجمہ:۔ اس کے بعد عیسائی تمام ملک ہندوستان پر قبضہ کر لیں گے۔ سو سال تک ان کا حکم ہندوستان پر جلوہ گر رہے گا۔

ظلم و عداوت چوں فزوں گردد بر ہندوستانیاں ۔ از نصاریٰ دین و مذہب را زیاں پیدا شود

ترجمہ:۔ جب اہل ہند پر ظلم اور عداوت کی زیادتی ہو جائے گی۔ اور عیسائیوں کی طرف سے دین و مذہب کو نقصان ظاہر ہو گا۔

ملک ہندوستان پر عیسائیوں کی حکومت پورے سو برس رہی۔ یہی وہ شعر ہے جس کی وجہ سے لارڈ کرزن نے یہ پیش گوئی قانوناً ممنوع قرار دے دی تھی۔ اور فتنۂ مرزائیاں (مرزا غلام احمد قادیان) انگریزوں کا ہی بویا ہوا بیج ہے۔ اس کی وجہ سے دین اسلام کو عیسائیوں نے کافی نقصان پہنچایا۔

احتواء سازد نصاریٰ را فلک در جنگ جیم ۔ نکبت و ادبار ایشاں را نشاں پیدا شود

ترجمہ:۔ جرمن کی جنگ میں آسمان عیسائیوں کو مبتلا کر دے گا۔ تباہی اور بربادی کا نشان ان کے لئے ظاہر ہو گا۔ عالمگیر جنگ اول جو ۱۹۱۴ء سے شروع ہو کر ۱۹۱۸ء تک رہی۔ جرمنی سے لڑی گئی۔ پھر اکیس سال بعد دوبارہ ۱۹۳۹ء سے لے کر ۱۹۴۵ء تک جرمنوں سے عیسائیوں کی طرف سے لڑی گئی۔

نوٹ:۔ ان جنگوں میں از روئے مذہب عیسائیوں کے لئے تباہی اور بربادی ہوئی۔ چونکہ دونوں ہی اہلِ جرمن اور اہلِ برطانیہ عیسائی ہی تھے۔ از روئے قومیت وہ جرمنی کے باشندے اور وہ برطانیہ کے باشندے تھے۔

فاتح گردد نصاریٰ لیکن از تاراج جنگ ۔ ضعف بیحد در نظام حکمشاں پیدا شود

ترجمہ:۔ اہلِ برطانیہ عیسائی جرمنوں پر فتح پا لیں گے۔ لیکن جنگ کی تباہ کاری

سے ان کے نظامِ حکم میں بہت زیادہ کمزوری ظاہر ہوگی۔ (جس کی بنا پر ہندوستان چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں گے)

واگزارند ہند را از خود مگر از مکرِ شاں
خلفشارِ جانگسل در مردماں پیدا شود

ترجمہ:۔ عیسائی ہندوستان کو اپنے آپ چھوڑ جائیں گے۔ لیکن ان کے مکر سے ایک جان لیوا جھگڑا لوگوں میں ظاہر ہوگا۔

دو حصص چوں ہند گردد خونِ آدم شد رواں
شورش و فتنہ فزون از گماں پیدا شود

ترجمہ:۔ چونکہ ہندوستان دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ اس لئے انسانوں کا خون جاری ہوگا۔ شورش اور فتنہ وہم و گماں سے بھی زیادہ ظاہر ہوگا۔

لامکاں باشند ز قہرِ ہندواں مومن بسے
غیرت و ناموسِ مسلم را زیاں پیدا شود

ترجمہ:۔ اکثر مسلمان ہندوؤں کے غیظ و غضب سے بے گھر ہو جائیں گے۔ یعنی مہاجر ہو جائیں گے۔ اور مسلمانوں کی غیرت اور ناموس کو نقصان ظاہر ہوگا۔ یعنی مسلمانوں کی لڑکیاں اور عورتیں چھن جائیں گی۔

مومناں یابند اماں در خطۂ اسلافِ خویش
بعد از رنج و عقوبت بختِ شاں پیدا شود

ترجمہ:۔ مسلمان اپنے اسلاف کے علاقہ میں امان حاصل کر لیں گے۔ سزا اور مصیبت کے بعد ان کی تقدیر ظاہر ہوگی۔

پاکستان چونکہ ۱۹۴۷ء چودہ ۱۴ اگست کو معرضِ وجود میں آیا۔ تو قتل و خون کا ہونا اور مسلم عورتوں اور لڑکیوں کا ہندوستان میں رہ جانا کسی سے بھی پوشیدہ نہیں ہے۔ خصوصاً مہاجر مسلمانوں نے کس طرح جان و مال کی قربانی دے کر خطۂ پاکستان حاصل کیا ہے۔ اس لئے مہاجر کو انصار یعنی مقامی پر فضیلت حاصل ہے۔ جیسا کہ ذاتِ باری تعالیٰ نے کلام پاک میں بھی ارشاد فرمایا ہے۔ فَضَّلَ اللّٰہُ الْمُہَاجِرِیْنَ عَلَی الْاَنْصَارِ۔

نعرۂ اسلام بلند شد بست و سہ ادوار چرخ   بعد ازاں بار دگر یک قہر شاں پیدا شود

ترجمہ:- اسلام کا نعرہ تیئیس ۲۳ سال تک بلند رہے گا۔ اس کے بعد دوسری مرتبہ ان پر ایک قہر ظاہر ہوگا۔

تنگ یا شد بر مسلمانان زمین ملک خویش   نکبت و ادبار در تقدیر شاں پیدا شود

ترجمہ: مسلمانوں پر ان کے ملک کی زمین تنگ ہو جائے گی۔ تباہی اور بربادی ان کی تقدیر میں ظاہر ہوگی۔

یحییٰ خان کے دورِ حکومت ۱۹۶۹ء مارچ سے ۱۹۷۱ء دسمبر تک نے بار ہے۔ اور دو عیدوں کے درمیان جو جنگ بائیس ۲۲ نومبر ۱۹۷۱ء ہندوستان اور پاکستان کے مابین لڑی گئی۔ سقوط مشرقی پاکستان اسی وجہ سے ظہور میں آیا۔ دیگر مغربی پاکستان سے تین دسمبر ۱۹۷۱ء کو جنگ شروع کی گئی۔ اس میں مسلمانوں کی پوری پوری تباہی اور بربادی ظاہر ہوتی۔ صدر یحییٰ خان کی نااہلی اور لاپرواہی سقوط مشرقی پاکستان کا باعث بنی۔ ایک لاکھ فوج جنگی قیدی بنی۔ ملک کا پورا صوبہ ہاتھوں سے نکل گیا۔ غیر بنگالیوں پر ظلم کیا گیا۔ تقریباً پندرہ لاکھ غیر بنگالی اور بنگالی جو متحدہ پاکستان کے حامی تھی۔ جان سے مارے گئے۔ اس سے قبل تیئیس ۲۳ سال تک مسلمانوں کا بول بالا رہا۔ اور عظمتِ اسلام درخشاں رہی۔

بعد از تذلیل شاں از رحمت پروردگار   نصرت و امداد از ہمسائیگاں پیدا شود

ترجمہ:- ان کی ذلت کے بعد رب العزت کی رحمت سے نصرت اور امداد ہمسایہ ملکوں سے ظاہر ہوگی۔

لشکر منگول آید از شمال بہر عون   فارس و عثمان ہمچارہ گراں پیدا شود

ترجمہ: منگول لشکر شمال کی جانب سے مدد کے لئے آئے گا۔ ایران والے اور

ترکی والے بھی مددگار ظاہر ہوں گے۔

ایں ہمہ اسباب عظمت بعد حج گردد پدید   نصرت از غیب چوں مومناں پیدا شود

ترجمہ:- کارروائی کے یہ تمام اسباب حج کے بعد ظاہر ہوں گے۔ جب مسلمانوں پر غیب سے مدد ظاہر ہو گی + ہمسایہ ممالک خصوصاً افغانستان - ایران اور ترکی مددگار ثابت ہونگے۔

سعودی عرب - لیبیا - مصر - شام - عراق - اُردن - غرض تمام بلادِ اسلامیہ جو مشرقِ وسطیٰ میں موجود ہیں - پاکستان کے مسلمانوں کے لئے مددگار ثابت ہیں۔ اہلِ علم کے نزدیک چار رنگ میں امتیاز کی جاتی ہیں - آریہ - منگولیہ حبشیہ - یورپیہ - اہلِ یورپ گورے رنگ کے لوگ ہیں - اور اہلِ حبشہ سیاہ رنگ کے لوگ ہیں - اہلِ آریہ ہندوستان و پاکستان ممالک اسلامیہ وغیرہ کے لوگ ہیں - اہلِ منگولیہ - انڈونیشیا اور چائنا کے باشندگان ہیں پس مغربی پاکستان کے شمال میں ملک چین ہی ہے - جو پاکستان کا دوست ملک ہے - اس لئے لشکرِ منگول چائنا کی فوج کی طرف حضرت نعمت اللہ شاہ ولی صاحب کا اشارہ ہے - اور یہ امداد کے تمام اسباب - اذی الحجہ کے بعد ظہور میں آئے ہیں - معلوم ہوتا ہے - کہ ماہ محرم میں تمام امدادی سامان پہنچ جائے گا - آگے ارشاد فرماتے ہیں۔

قدرتِ حق میکند غالب بہ مغلوب آں چناں   از عمق بینم کہ مسلم کامراں پیدا شود

ترجمہ:- ذاتِ باری تعالیٰ کی قدرت اس کو مغلوب کو غالب کر دے گی۔ میں گہری نظر سے دیکھ رہا ہوں - کہ مسلمان فاتح ہونگے - یقینی کامران ظاہر ہونگے۔

پانصد ہفتاد ہجری چوں ایں گفتہ شد   قادرِ مطلق چنیں خواہد چناں پیدا شود

ترجمہ:- جب یہ اشعار کہے گئے - تو اس وقت ۵۷۰ ہجری تھے - لہٰذا

ذاتِ باری تعالیٰ اس طرح جانتے ہیں۔ اور اسی طرح ظاہر ہوگا۔

چوں شود در دورِ آنہا جور و بدعت را رواج　　　شاہِ غربی بہرِ دفعش خوش عناں پیدا شود

ترجمہ :۔ جب اس کے دور میں ظلم اور بدعت کو رواج ہو جائے گا غرب کا بادشاہ ان کو دفع کرنے کے لئے حکومت کی اچھی باگ ڈور سنبھالنے والا ظاہر ہوگا۔

قاتلِ کفار خواہد شد شہِ شمشیرِ علی　　　حامیٔ دینِ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پاسباں پیدا شود

ترجمہ :۔ (یہ) شمشیر علی شاہ کافروں کو قتل کرنے والا ہوگا۔ سرکارِ دو عالم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی حمایت کرنے والا ہوگا۔ اور ملک کا پاسبان ظاہر ہوگا۔

درمیانِ ایں و آں گردد یسے جنگِ عظیم　　　قتلِ عالم بے شبہ در جنگِ شاں پیدا شود

ترجمہ :۔ اِس کے اور اُس کے درمیان ایک بڑی جنگ عظیم لڑی جائے گی۔ ان کی جنگ سے ایک عالم کا قتل شک و شبہ کے بغیر ظاہر ہوگا۔

فتح یابد شاہِ غربستان بزورِ تیر و تیغ　　　قومِ کافر را شکستِ بیگماں پیدا شود

ترجمہ :۔ غربستان کا بادشاہ ہتھیاروں اور اسلحہ کے زور پر فتح حاصل کرے گا۔ اور کافر قوم کو ایسی شکست ظاہر ہوگی۔ جو وہم و گمان سے بھی باہر ہوگی۔

غلبۂ اسلام باشد تا چہل در ملکِ ہند　　　بعد ازاں دجّال ہم از صفہاں پیدا شود

ترجمہ :۔ اسلام کا غلبہ چالیس سال تک ہندوستان کے ملک میں رہے گا۔ اس کے بعد دجال (کافر) اصفہان شہر سے ظاہر ہوگا۔

از برائے دفعِ آں دجّال مے گویم شنو　　　عیسیٰ آید مہدیٔ آخر زماں پیدا شود

ترجمہ :۔ اُس دجال (کافر) کو دفع کرنے کے لئے میں بیان کرتا ہوں۔

غور سے سنیں ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے ۔ اور حضرت امام مہدی علیہ السلام آخر زماں ظاہر ہوں گے ۔

آگہی شد نعمت اللہ شاہ از اسرار غیب   گفتہ او بر مہر و ماہ ہمگاں پیدا شود

ترجمہ :- (منقطع) نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ غیب کے رازوں سے خبردار رہیں ۔ آگاہ ہیں ۔ (اس لئے) ان کا کہا ہوا ۔ دنیا میں میں ۔ کائنات میں ۔ زمانے میں ۔ وہم وگمان کے بغیر ظاہر ہوگا ۔

شاہ غربی یا شاہ غربستان یا فاتح ہند یہ ایک ہی شخص کے صفات ہیں ۔ صدر ذوالفقار علی بھٹو سے پہلے جتنے صدر اور گورنر پاکستان میں گزرے ہیں ۔ ان کا حکم دونوں صوبوں پر نافذ ہوتا تھا ۔ اور ان کی حکومت مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان دونوں پر جلوہ گر تھی ۔ پہلا گورنر قائد اعظم محمد علی جناح دوسرا گورنر اور وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین تھا ۔ تیسرا گورنر غلام محمد تھا ۔ چوتھا صدر سکندر مرزا تھا ۔ پھر پانچواں صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں تھا ۔ پھر چھٹا صدر یحییٰ خان نااہل اور لاپرواہ تھا ۔ ان کا فرمان پاکستان کے دونوں حصوں یعنی مشرقی حصہ اور مغربی حصہ میں جاری ہوتا تھا لیکن ساتویں صدر جناب ذوالفقار علی بھٹو کا فرمان صرف مغربی پاکستان میں ہی جاری ہوتا ہے ۔ مشرقی پاکستان میں جاری نہیں ہوتا ۔ بلکہ جب یہ صدر تخت نشین ہوا ۔ تو مشرقی پاکستان اس سے علیحدہ ہو چکا تھا ۔ اور اس پر ہندوستان کا قبضہ تھا ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے ۔ کہ شاہ غربی ، شاہ غربستان اسی مغربی پاکستان کا حاکم اور اس کا فرمانروا یہی صدر ذوالفقار علی بھٹو ہی ہے ۔ اور پیش گوئی کے شعر نمبر ۱ کا دن میں اس کا نام شیر علی آیا ہے قرین قیاس ہے ۔ کہ ذوالفقا

ketabha.org

حضرت علیؓ کی شمشیر کا اسم گرامی تھا۔ اسم کا ایسا اشارہ آپ کے دوسرے اشعار سے بھی واضح ہے۔ حضرت علیؓ کا لقب اسد اللہ تھا جس کے معنی شیر علی کے ہیں ؎

لوحِ محفوظ است پیشِ اولیاء
از چہ محفوظ است محفوظ از خطاء

قدرتِ کردگار مے بینم — حالتِ روزگار مے بینم
میں ذات باری تعالیٰ کی قدرت دیکھ رہا ہوں — میں زمانہ کی حالت دیکھ رہا ہوں

از نجوم ایں سخن نمے گویم — بلکہ از کردگار مے بینم
میں یہ بات علم نجوم کے ذریعے نہیں کہہ رہا ہوں — بلکہ ذات باری تعالیٰ کی طرف سے دیکھ رہا ہوں

در خراسان و مصر و شام و عراق — فتنۂ کارزار مے بینم
میں خراسان اور مصر اور شام و عراق میں — جنگ کا فتنہ دیکھ رہا ہوں

ہمہ را حال مے شود دیگر — گر یکے در ہزار مے بینم
سب کا حال برگشتہ ہو جائے گا — اگرچہ ایک کو ہزار میں میں دیکھ رہا ہوں

قصۂ بس غریب مے شنوم — غصۂ در دیار مے بینم
میں ایک عجیب قصہ سن رہا ہوں — میں ایک شہر میں اختلال دیکھ رہا ہوں

غارت و قتل و لشکر بسیار — از یمین و یسار مے بینم
قتل و غارت اور بے شمار فوج — دائیں بائیں میں دیکھ رہا ہوں

بس فرومائگاں بے حاصل — عالم و اخوند کار مے بینم
میں نہایت کمینے لوگوں کو حصول کے بغیر — عالم اور استادانہ کام والے دیکھ رہا ہوں

مذہب و دیں ضعیف مے یابم — ہمدمِ افتخار مے بینم
میں دین و مذہب کو کمزور پا رہا ہوں — میں فخر کی بدعت دیکھ رہا ہوں

دوستانِ عزیز ہر قومے — گشتہ غمخوار و خوار مے بینم

ہر قوم کے عزیز دوستوں کو — خوار بھی اور غمخوار بھی میں دیکھ رہا ہوں

منصب و عزل و نیکیٔ عمال — ہر یکے را دوبارہ مے بینم

عروج و نزول اور گورنروں کا تقرر — ہر ایک کو میں دو مرتبہ دیکھ رہا ہوں

ترک و تاجیک را بہم دیگر — خصمے و گیر دار مے بینم

ترک اور تاجیک (قوم) کو ایک دوسرے کا دشمن اور پکڑ دھکڑ کرنے والا میں دیکھ رہا ہوں؛

مکر و تزویر و حیلہ در ہر جا — از صغار و کبار مے بینم

مکر و فریب اور حیلہ ہر جگہ چھوٹوں اور بڑوں میں دیکھ رہا ہوں۔

بقعۂ خیر سخت گشت خراب — جائے جمع شرار مے بینم

نیکی کا مقام سخت خراب ہو گیا ہے — میں ایک جگہ چنگاریاں جمع دیکھ رہا ہوں

اندکے امن گر بود امروز — در حد کوہسار مے بینم

اگر آج تھوڑا سا امن ہے — تو میں پہاڑ کی حدود میں دیکھ رہا ہوں

گرچہ مے بینم ایں ہمہ غم نیست — شادیٔ غمگسار مے بینم

اگرچہ میں یہ سب کچھ دیکھ رہا ہوں کوئی غم نہیں ہے — میں غم کھانے والے کی خوشی دیکھ رہا ہوں

بعد ازاں سال چند سال دگر — عالمے چوں نگار مے بینم

اس سال کے بعد چند دوسرے سالوں کے بعد میں دنیا کو ایک تصویر خانہ کی طرح دیکھ رہا ہوں۔

بادشاہے مشام دانائی — سرورے با وقار مے بینم

ایک بہت دانا بادشاہ کو میں باوقار سردار دیکھ رہا ہوں

حکم امسال صورتے دگر است — نہ چوں پیرار و پار مے بینم

اس سال کا حکم دوسری طرح کا ہے۔ میں اسے جاگنے والے کی طرح نہیں دیکھ رہا ہوں۔

غین و رے سال چوں گزشت از سال ۔ بوالعجب کاروبار مے بینم

جب سال سے "غ" اور "ر" والے سال گزر گئے تو میں عجیب کاروبار دیکھ رہا ہوں۔

گرد آئینۂ ضمیر جہاں ۔ گرد و زنگ و غبار مے بینم

دنیا کے ضمیر کے آئینہ پر گرد و زنگ اور گرد و غبار میں دیکھ رہا ہوں۔

ظلمتِ ظلم ظالمان دیار ۔ بے حد و بے شمار مے بینم

شہر کے ظالموں کے ظلم کا اندھیرا ۔ میں بیحد و بے حساب دیکھ رہا ہوں

جنگ آشوب و فتنۂ بیدار ۔ درمیان و کنار مے بینم

پُر آشوب جنگ اور بیدار فتنہ کو درمیان میں اور کنارہ تک میں دیکھ رہا ہوں

بندہ خواجہ وش ہمے بینم ۔ خواجہ را بندہ وار مے بینم

غلام کو آقا کی طرح اور آقا کو غلام کی طرح میں دیکھ رہا ہوں۔

ہر کہ اِدبار یار بود امسال ۔ خاطرش زیر بار مے بینم

چونکہ اس سال دوست پر مصیبت ہو گی ہیں اس کا دل مغموم دیکھ رہا ہوں

سکۂ نو زنند بر رُخِ زر ۔ درہمش کم عیار مے بینم

سونے کے چہرے پر نئے سکہ کی چھاپ لگے گی ۔ اس کے درہم کو میں خالص دیکھ رہا ہوں

ہر یک از حاکمانِ ہفت اقلیم ۔ دیگرے را دوچار مے بینم

تمام دنیا کے حکمرانوں میں سے ہر ایک کو ایک دوسرے کے ساتھ مرتا ہوا میں دیکھ رہا ہوں۔

ماہ را رُو سیاہ مے بینم ۔ مہر را دِل فگار مے بینم

میں چاند کا چہرہ سیاہ دیکھ رہا ہوں ۔ سورج کا دل زخمی دیکھ رہا ہوں

تاجراں زد در دشت بے ہمراہ ۔ ماندہ در رہ بگذار مے بینم

تاجروں کو دور جنگل میں ساتھی کے بغیر راستہ میں تھکا ہوا میں دیکھ رہا ہوں

حالِ ہندو خراب مے بینم جورِ ترک و تتار مے بینم

مَیں ہندو قوم کا حال خراب دیکھ رہا ہوں۔ ترک قوم اور تاتاری قوم کا ظلم بھی دیکھ رہا ہوں۔

بعض اشجارِ بوستانِ جہاں بے بہار و ثمار مے بینم

دُنیا کے باغ کے بعض درخت بہار کے بغیر اور پھل وپھول کے بغیر بھی دیکھ رہا ہوں

ہم دلی و قناعت و کنجے حالیا اختیار مے بینم

ایسے موقعوں پر ہم دلی کو اور قناعت کو اور گوشہ نشینی کے اختیار کرنے کو بھی اچھا دیکھ رہا ہوں۔

غم مخور زآنکہ من دریں تشویش خرمیٔ وصل یار مے بینم

اے مخاطب! غم نہ کھا چونکہ میں اس پریشانی کے ساتھ دوست کے وصل کی خوشی بھی دیکھ رہا ہوں۔

چوں زمستان بے چمن بگذشت شمس را خوش بہار مے بینم

جب سردی کا موسم باغ کے بغیر گزر جائے گا۔ تو آفتاب کو اچھی بہار والا بھی دیکھ رہا ہوں۔

دورِ او چوں شود تمام بکام پسرش یادگار مے بینم

جب اُس کا زمانہ گزر جائے گا۔ تو اس کا بیٹا بطور یادگار بھی دیکھ رہا ہوں

بندگانِ جنابِ حضرتِ او سر بسر تاجدار مے بینم

اس عالی جناب حضرت کے غلاموں کو بھی سر تا پا صاحب تاج دیکھ رہا ہوں

بادشاہے تمام ہفت اقلیم شاہ عالی تبار مے بینم

تمام دُنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں کو بھی بڑے بلند عروج پر دیکھ رہا ہوں۔

صورت و سیرتش چوں پیغمبر — علم و حلمش شعار مے بینم

اس کی سیرت اور صورت اور علم و حلم اور سوچ و سمجھ سب پیغمبر کے مشابہ دیکھ رہا ہوں۔

ید بیضاء کہ با او تابندہ — باز با ذوالفقار مے بینم

اس کا سفید اور چمکدار ہاتھ میں پھر تلوار کے ساتھ دیکھ رہا ہوں

گلشن شرع را ہمے بوئیم — گُلِ دین را بہار مے بینم

میں شریعت کے باغ کی خوشبو سونگھ رہا ہوں۔ میں دین کے پھول کی بہار دیکھ رہا ہوں۔

تا چہل سال اے برادرِ من — دور آں شہسوار مے بینم

اے میرے بھائی! اس شاہ سوار کا دورِ حکومت چالیس سال تک میں دیکھ رہا ہوں۔

عاصیانِ آں امامِ معصوم — خجل و شرمسار مے بینم

اس پاک امام کے نافرمانوں کو خجل اور شرمندہ میں دیکھ رہا ہوں

غازیِ دوست دار و دشمن کش — ہمدم و یارِ غار مے بینم

وہ غازی ہوگا۔ دوست رکھنے والا ہوگا اور دشمن کو قتل کرنے والا ہوگا۔ ایسے ہمدم اور یار غار کو میں دیکھ رہا ہوں۔

زینتِ شرع و رونق اسلام — محکم و استوار مے بینم

شریعت کی زینت اور اسلام کی رونق مضبوط و استوار میں دیکھ رہا ہوں

گنج کسریٰ و نقدِ اسکندر — ہمہ بر روئے کار مے بینم

کسریٰ کا خزانہ اور اسکندر کا نقد سب کو کام میں لگا ہوا میں دیکھ رہا ہوں۔ (نقد بمعنی دولت)

بعد ازاں خود امام خواہد بُود پس جہان را مدار مے بینم

اس کے بعد وہ خود ہی امام ہوگا۔ پس دُنیا کو ایک مدار (وہ مرکز) میں دیکھ رہا ہوں

میم و حا و میم و دال خوانم نام آں نامدار مے بینم

م، ح، م، د، اس کا اسم گرامی محمدؐ میں دیکھ رہا ہوں اور پڑھ رہا ہوں۔

دین و دُنیا ازو شود معمور خلق ذو بختیار مے بینم

دین اور دُنیا اس کی وجہ سے معمور (آباد) ہو جائے گی۔ میں مخلوق کو خوش قسمت دیکھ رہا ہوں۔

مہدیؑ وقت و عیسیؑ دوراں ہر دو را شہسوار مے بینم

وقت کے مہدی علیہ السّلام کو اور زمانہ کے عیسٰی علیہ السّلام کو دونوں ہستیوں کو شاہ سوار میں دیکھ رہا ہوں۔

ایں جہاں را چو مصر مے نگرم اُو را مثل حصار مے بینم

اس دُنیا کو ایک شہر کی مانند میں دیکھ رہا ہوں۔ اُس ہستی کو قلعہ کی مانند میں دیکھ رہا ہوں۔

ہفت باشد وزیر سلطانم ہمہ را کامگار مے بینم

میرے سلطان کے سات وزیر ہوں گے۔ میں اُن سب کو کامیاب دیکھ رہا ہوں

بر کفِ دستِ ساقئ وحدت بادۂ خوشگوار مے بینم

ساقئ وحدت کے ہاتھ میں خوشگوار شراب میں دیکھ رہا ہوں۔

تیغِ ایں دلانِ زنگ زدہ کند و بے اعتبار مے بینم

زنگ زدہ دلوں کی فولادی تلوار کو کُند اور بے اعتبار میں دیکھ رہا ہوں۔

گرگ باہمش شیر با آہو — در چرا با قرار مے بینم

بھیڑ کو بھیڑیئے کے ساتھ ہرن کو شیر کے ساتھ ایک ہی چراگاہ میں ٹھہرے ہوئے میں دیکھ رہا ہوں۔

ترک عیار مست مے نگرم — خصم او در خمار مے بینم

چالاک ترک کو میں مستی میں دیکھ رہا ہوں۔ اس کے دشمن کو میں نشہ میں دیکھ رہا ہوں۔

نعمت اللہ نشستہ در کنجے — از ہمہ بر کنار مے بینم

نعمت اللہ شاہ سب سے الگ تھلگ بیٹھا ہوا میں دیکھ رہا ہوں۔

بزرگانِ محترم! اس مذکورہ بالا قصیدہ میں حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ نے "مے بینم" ردیف کو استعمال کیا ہے۔ جس کا معنی ہے "میں دیکھ رہا ہوں"۔ علم صرف کے اعتبار سے اس کا مصدر "دیدن" ہے۔ اور "دید" اس کا ماضی اور "بیند" اس کا مضارع ہے چنانچہ "مے بیند" زمانہ حال کو خاص کرتا ہے۔ اور جب یہ صیغہ واحد متکلم کے مرتبہ میں ناطق ہوگا۔ تو "مے بینم" بن جائے گا۔ چونکہ اللہ والے ارشاد فرما رہے ہیں۔ کہ میں دیکھ رہا ہوں۔ اب "دیکھنا" دو قسم کا ہے۔ ایک ظاہری آنکھ سے دیکھنا۔ اور دوسرا باطن کی آنکھ سے دیکھنا ہے۔ جیسا کہ مولوی غلام رسول عالم پوری کوٹلی رحمۃ اللہ علیہ بھی ارشاد فرماتے ہیں ؎

میٹ اکھیں ایہہ ظاہر والیاں جیہڑیاں گذر گیاں انصافوں

کھول اکھیں تو باطن والیاں ملے نجات خلافوں

ketabha.org

ظاہر کا دیکھنا ان حسی آنکھوں سے دیکھنا مراد ہے۔ اور باطن کا دیکھنا قوت متخیلہ سے دیکھنا مراد ہے۔ اور اس قوت کا نام ہی خیال ہے۔ خیال کی دو قسمیں ہیں۔ ایک خیال مقید اور دوسرا خیال مطلق اس کا نام مثال مطلق اور مثال مقید بھی ہے اور خیال مقید میرے ساتھ متصل ہے۔ اس کے برعکس خیالِ مطلق مجھ سے منفصل ہے۔ اس کائنات میں جو کچھ ہمیں نظر آرہا ہے۔ یہ سب کا سب کثیف جسم رکھتا ہے۔ اسے صوفیاء کرام کی اصطلاح میں عالم اجسام کہا جاتا ہے۔ جو کچھ عالم اجسام میں موجود ہے۔ اس کا تمام ترین عالم مثال مطلق میں تو موجود ہے۔ لیکن عالمِ مثالِ مطلق کا تمام تر عالم اجسام میں موجود ہونا محال ہے۔ چونکہ عالمِ مثال کی وسعت کے سامنے یہ عالم اجسام ایسے ہے۔ جیسے سورج کے سامنے ذرّہ یا جیسے سمندر کے مقابلہ میں قطرہ۔ پھر اس کے علاوہ اس سے وَرے عالمِ ارواح ہے۔ جس کی وسعت کے سامنے عالم مثال ایسے ہے۔ جیسے ایک وسیع میدان میں ایک چھوٹی سی تشتری یا جیسے ایک بہت بڑے عظیم دائرہ میں ایک چھوٹا سا دائرہ۔ بس اسے یوں سمجھئے کہ عالم ارواح اور عالم اجسام کے درمیان عالم مثال ایک برزخ ہے۔ یا ایک حجاب ہے۔ عالمِ ارواح حقائق کونیہ کا پہلا مرتبہ ہے۔ اس لئے یہ جامع جمیع مرتبہ ہے۔ تمام نقوش و صور کی یہ حامل ہے۔ چونکہ اس میں تمام نقوش مجمل اور غیر امتیاز ہیں۔ اس کے برعکس عالم مثال میں تمام نقوش مفصّل موجود ہیں۔ لیکن یہ نقوش اشکال لطیفہ رکھتے ہیں پس جب

ketabha.org

خیال منقید کا تزکیہ ہو جاتا ہے۔ یعنی جب تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب ہو جاتا ہے۔ تو دل کی آنکھیں اُن اشکالِ لطیفہ کا مشاہدہ کرتی ہیں۔ یعنی اُن کا عکس جب خیال منقید کے آئینہ میں انعکاس ہوتا ہے اور مستقبل میں ہونے والے واقعات نظر آنے لگتے ہیں۔ اور پیشگوئی کی جا سکتی ہے۔ کہ فلاں کام فلاں وقت پر ہوگا۔ اور فلاں حادثہ فلاں وقت رُونما ہوگا۔ اس کی مثال ایسے ہے۔ جیسے سُورج اور بادل اور زمین۔ اب اگر سُورج اور زمین کے مابین بادل حائل ہو جائیں۔ تو ظاہر ہے۔ کہ سُورج کی کرنیں زمین پر پہنچ نہیں سکتیں۔ چونکہ بادل زمین اور سُورج کے درمیان ایک برزخ بن گیا ہے۔ اس کے برعکس اگر درمیان سے بادل ہٹ جائیں۔ تو سُورج کی شعاعیں زمین پر سیدھی انفعال ہو کر منفعل ہوں گی۔ یہ مذکورہ بالا مادی مثال صرف ذہن کو قریب کرنے کے لئے دی گئی ہے۔ واضح ہو کہ کوئی مثال اپنے مُمثّل لہٗ کے عین نہیں ہو سکتی۔ اس کا عین ہونا مُحال ہے۔ البتہ تطبیق ہونا پایا جا سکتا ہے۔ یا پھر تفہیم ہونا ہو سکتا ہے۔ ورنہ لزوم ذہنی سے ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ مذکورہ بالا بیان سے خلاصہ یہ نکلا کہ اگر مثالِ منقید کا تزکیہ ہو جائے تو اشکالِ لطیفہ جو عالم مثال میں موجود ہیں۔ اُن کا عکس دل کے آئینے میں وارد ہوگا۔ اور غیب کی باتیں سالک پر کھُل جائیں گی۔ اور اُسے کشف و مشاہدہ حاصل ہوگا۔

حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمتہ اللہ علیہ کامل ولی اور زبدۃ العقد اولیاء اللہ میں سے ایک ہیں۔ اس لئے علم غیب کا اظہار آپ کا ادنیٰ

کمال ہے۔ اور آپ نے مندرجہ بالا قصیدہ میں "می بینم" بار بار ارشاد فرمایا ہے۔ چونکہ مکاشفہ و مشاہدہ تو عالم مثال یعنی ملکوتی مقام میں ہی شروع ہو جاتا ہے۔ آپ کے مقامات تو اس سے اور بلند ہیں۔ عالم جبروت اور عالم لاہوت سے بھی آپ کو سیر حاصل ہے۔ اس لئے مولوی جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

آئینۂ دل چوں شود تو صافی و پاک

نقش ہا بینی بیروں از آب و خاک

ترجمہ:۔ جب تیرے دل کا شیشہ پاک صاف ہو جائے گا۔ تو تمام پانی اور مٹی سے تمام نقوش تجھے نظر آئیں گے۔

پارینہ قصہ شوئم از زمانہ ہند گوئم　　افسانہ قرن دوئم کہ افتد از زمانہ

قدیم قصہ کو میں نظر انداز کرتا ہوں۔ ہندوستان کے متعلق میں تازہ بیان کرتا ہوں کہ دوسرا قرن جو زمانے میں واقع ہوگا

صاحب قران ثانی اولاد گورگانی　　شاہی کند اما شاہی چو رستمانہ

خاندان مغلیہ میں سے صاحب قرآں ثانی ہند پر بادشاہی کرے گا۔ لیکن بادشاہی دلیرانہ طور پر ہو گی۔

عیش و نشاط اکثر گردد مکاں بخاطر　　گم مے کنند یکسر آں طرز ترکیانہ

عیش و نشاط ان کے دلوں میں گھر کر لے گا۔ اور یک لخت اپنے ترکیانہ طریقہ کو گم کر بیٹھیں گے۔

تا مدتِ سہ صد سال در ملکِ ہند بنگال — کشمیر، شہر بھوپال گیرند تا کرانہ

ہندوستان کے ملک میں بنگال، کشمیر، شہر بھوپال کے آخر تک تین سو سال تک حکومت رہے گی۔

گیرند ملکِ ایراں بلخ و بخارا تہراں — آخر شوند پنہاں، باطن دریں جہانہ

ملک ایران بلخ اور بخارا اور طہران پر دسترس رکھیں گے۔ آخر کار چھپ جائیں گے۔ اس جہان میں باطن ہو جائیں گے۔

تا ہفت پشتِ ایشاں در ملکِ ہند ایراں — آخر شوند پنہاں در گوشۂ نہانہ

ہندوستان اور ایران کے ملک میں ان کی سات پشتیں حکومت کریں گی۔ آخر کار ایک نہاں گوشہ میں چھپ جائیں گے۔

بعد از سہ صد نہ بینی تو حکمِ گورگانی — چوں اصحابِ کہف گردد در کہف غائبانہ

اے مخاطب! تین سو سال کے بعد سلطنت مغلیہ کی حکومت تو نہ دیکھے گا۔ اصحاب کہف کی طرح غار میں غائب ہو جائیں گے

آں آخری زمانہ آید دریں جہانؔ — شہبازِ سدرہ بینی از دستِ رائیگانہ

یہ اس جہان میں آخری زمانہ آئے گا۔ سدرہ کے شہباز قضا کے ہاتھوں رائیگاں ہو جائیں گے۔

آں راجگانِ جنگی مئے خور مست بھنگی — در ملکِ شاں فرنگی آئند تاجرانہ

وہ جنگجو راجے مہاراجے بھنگ اور شراب کے نشہ میں مست ہوں گے۔ ان کے ملک میں عیسائی تاجرانہ داخل ہوں گے۔

رفتہ حکومت از شاں آید بغیر جہاں — اغیار سکہ رانند از ضربِ حاکمانہ

ان کی حکومت چلی جائے گی۔ غیر کے ہاتھوں آجائے گی۔ جو جہان بن گئیں گے حاکمانہ ٹکسال سے غیر سکہ چلائیں گے۔

ketabha.org

بینی تو عیسوی را بر تختِ بادشاہی   گیرند مومناں را از حیلہ و بہانہ

اے مخاطب! تخت بادشاہی پر تو عیسائیوں کو دیکھے گا۔ مکر و فریب سے یہ مسلمانوں کو پکڑ دھکڑ کریں گے۔

صد سال حکم ایشاں در ملک ہند میداں   من دیدام اے عزیزاں! ایں نکتہ غائبانہ

تو ہندوستان کے ملک پر ان کی حکومت سو سال تک سمجھ۔ اے عزیزو! میں نے یہ غیبی نکتہ دیکھا۔

اسلام اہل اسلام گردد غریب حیراں   بلخ و بخارا، طہراں در ہند سندھ ہیمانہ

اسلام اور اسلام والے لاچار اور حیران رہ جائیں گے۔ بلخ، بخارا، طہران اور سندھ اور ہند میں۔

در مکتب و مدارس علم فرنگ خوانند   در علم فقہ و تفسیر غافل شوند بیگانہ

سکولوں اور درسگاہوں میں انگریزی علم پڑھیں گے۔ فقہ اور تفسیر کے علم میں غافل اور دور رہیں گے۔

بعد ازاں شود چوں جنگے از روس و جاپاں   جاپان فتح یابد بر ملک روسیانہ

اس کے بعد روس اور جاپان کے درمیان ایک جنگ ہوگی۔ روس کے ملک پر جاپان فتح حاصل کر لے گا۔

ہر دو چوں شاہ شطرنج ہر یک بساط بسنج   مرداں میان جویند از بہر صلحنامہ

یہ دونوں شطرنج کے کھیل کے بادشاہ کی طرح ہوں گے ہر ایک کی پھیلاؤ بے دزن ہوگی۔ اشخاص ان کے درمیان صلح جوئی کریں گے۔

سرحد جدا نمایند از جنگ باز آیند   صلح کنند اما صلح منافقانہ

اپنی سرحد جدا جدا بنائیں گے۔ جنگ سے باز آ جائیں گے۔ صلح آپس میں کریں گے لیکن صلح منافقانہ ہوگی۔

ketabha.org

بر کوہ قاف میداں روسی شود حکمراں　　　خوارزم و خیوہ تک آں گیرند تا کرانہ

کوہ قاف پر سمجھ لے روسی حکمران ہوں گے۔ علاقہ خوارزم اور خیوہ کنارہ تک قبضہ کر لیں گے۔

بر ملکِ مصر و سوڈان بخارا ہم کوہستاں　　　لبنان شہر کرخ گیرند آستانہ

مصر اور سوڈان، بخارا کوہستان کا علاقہ لبنان کرخ کا شہر اور قسطنطنیہ تک دسترس حاصل کر لیں گے۔

بر بحر خضر گیلاں قابض شوند آناں　　　ہم چین و تختِ ایراں گیرند بے بہانہ

بحر خضر گیلان پر وہ قابض ہوں گے۔ چین ایران پر بے ایمان دسترس حاصل کر لیں گے۔

از بادشاہِ اسلام عبد الحمید نامی　　　چوں کیقباد کسریٰ عادل شاہ زمانہ

اسلام میں ایک بادشاہ جس کا نام عبد الحمید ہوگا۔ ایران کے شہنشاہوں کی طرح بڑا عادل ہوگا۔

بہر حمایت اسلام برخیزد برائے جہاد　　　بعد از حمید گردد سلطان عامیانہ

اسلام کی حمایت میں جہاد کے لئے اٹھ کھڑا ہوگا۔ حمید کے بعد عامیانہ سلطان ہوگا۔

بر او نصاریٰ اعداء ہر سو غلو نمایند　　　پس ملکِ او بگیرند از حیلہ و بہانہ

نصاریٰ دشمنی سے اس پر چاروں طرف سے غلو غال کریں گے۔ پس اس کے ملک پر حیلہ اور بہانہ سے دسترس حاصل کریں گے۔

بعد از حمید گردد سلطان شاہ خامس　　　بر تختِ بادشاہی نشیند چوں ناگہانہ

حمید کے بعد سلطان شاہ خامس ہوگا۔ تخت بادشاہی پر وہ اچانک بیٹھے گا۔

از شرق و غرب یکسر حاکم شوند کافر | چوں ایں شود برابر ایں حرف بایں بیانہ

شرق اور مغرب میں کافر حاکم ہونگے۔ جب اس بیان کے مطابق یہ بات پوری ہو جائے گی۔

قتل عظیم سازند در دشت مرو میرند | بر قوم ترکمانان آیند غالبانہ

مرو کے جنگل میں بہت بڑا قتل ہوگا اور لوگ مریں گے۔ ترک قوم پر وہ لوگ غلبہ پالیں گے۔

قتل عظیم ثانی در عہد او کمالی | کفار غلبہ یابند بر قبے ظاہرانہ

دوسرا قتل عظیم اُس کمال کے عہد میں ہوگا۔ کافر اس پر ظاہرا غلبہ حاصل کریں گے۔

آخر حبیب اللہ صاحب قرآن من اللہ | گیرد ز نصرت اللہ شمشیر از میانہ

آخر کار اللہ کا دوست جو اللہ کی طرف سے صاحب قرآن ہوگا۔ تلوار میں میان سے اللہ کی مدد سے نکال لے گا۔

گردد ز نو مسلماں غالب بافضل رحمٰن | یعنی کہ قوم عثمان باشند شادمانہ

نئی زندگی سے مسلمان ذات باری تعالےٰ کے فضل سے غالب ہوں گے۔ یعنی (ٹرکی والے) عثمان قوم خوش ہو گی۔

طاعون و قحط یکجا گردد بہ ہند پیدا | پس مومناں بمیرند ہر جا ازیں بہانہ

ہندوستان میں طاعون کی بیماری اور قحط ظاہر ہوگا۔ پس مسلمان اس بہانہ سے جگہ جگہ مریں گے۔

یک زلزلہ کہ آید چوں زلزلہ قیامت | جاپاں تباہ گردد یک نصف ثالثانہ

ایک زلزلہ قیامت کے زلزلوں کی طرح آئے گا۔ جاپان دو تہائی اس سے تباہ ہو جائے گا۔

دو کس بنام احمد گمراہ کنند بے حد ساز ند از دل خود تفسیر فی القرآنہ

دو شخص جن کے نام کے ساتھ احمد ہوگا۔ وہ لوگوں کو بہت سا گمراہ کریں گے۔ قرآن مجید کی تفسیر اپنے دل سے بنائیں گے۔

تا چار سال جنگے افتد بہ برّ غربی فاتح الف گردد بر جیم فاسقانہ

برّ غرب پر چار سال کے لئے ایک جنگ واقع ہوگی۔ الف (انگلستان) جیم پر (جرمن پر) فاسقانہ طور سے فتح پائے گا۔ (یہ جنگ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء تک لڑی گئی)

جنگ عظیم باشد قتل عظیم سازد یک صد سی و یک لک باشد شمار جانہ

یہ عالمگیر جنگ اوّل ہوگی۔ بہت بڑا قتل واقع ہوگا۔ ایک کروڑ اکتیس لاکھ جانیں ضائع ہوں گی۔

اظہار صلح باشد چوں صلح پیش بندی بل مستقل نباشد ایں صلح درمیانہ

بطور پیش بندی صلح کے صلح کا اظہار ہوگا۔ لیکن یہ صلح ان کے درمیان مستقل نہ رہے گی۔

ظاہر خموش لیکن پنہاں کنند ساماں جیم و الف مکرّر رو در عبار زانہ

دونوں بظاہر خموش ایسے ہیں لیکن در پردہ سامان تیار کریں گے یعنی جرمنی اور انگلستان بالتکرار جنگی تیاریوں میں مصروف ہونگے۔

وقتیکہ جنگ جاپاں با چین افتاد باشد نصرانیاں بہ پیکار آیند باہمانہ

جس وقت جاپان کی جنگ چین کے ساتھ واقع ہوگی۔ نصرانی آپس میں لڑائی کریں گے۔

قوم فرنسوی را بر ہم نمود اوّل با انگلیس و اطالین گیرند تخاصمانہ

وہ سب پہلے فرانس پر حملہ کرکے قابض ہوگا۔ برطانیہ اور اٹلی سے مخاصمانہ جنگ اختیار کریں گے

پس سال بست و یکم آغاز جنگ دوئم — مہلک ترین اوّل باشد بہ جارحانہ

دوسری عالمگیر جنگ کا آغاز اکیس سال بعد ہوگا۔ عالمگیر جنگ اوّل سے بہت زیادہ مہلک ہوگی اور جارحانہ ہوگی (یہ جنگ ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۵ء تک لڑی گئی)

امداد ہندیاں ہم ز ہند دادہ باشند — لاعلم ازیں کہ باشد آں جملہ رائیگانہ

اہل ہند بھی اس جنگ میں امداد دیں گے۔ اس بات سے لاعلم ہوں گے۔ کہ ان کی امداد رائیگاں جائے گی۔

آلات برق پیما اسلاح حشر برپا — سازند اہل حرفہ مشہور آں زمانہ

ایسے ہتھیار جو آسمانی بجلی کو ماپنے والے اور ایسا اسلحہ جو میدانِ جنگ میں حشر برپا کر دے۔ اُس زمانہ کے مشہور و معروف سائنس دان بنائیں گے۔

باشی اگر بہ مشرق شنوی کلام مغرب — آید سرود غیبی بر طرز عرشیانہ

اے مخاطب! اگر تو مشرق میں بیٹھا ہوگا۔ تو تو مغرب کی کلام سنے گا۔ عرش کی طرح غیب سے آواز آیا کرے گی۔

دو الف و روس و ہم چین بند شہد شیریں — بر الف و جیم اولیٰ ہم جیم ثانیانہ

دونوں الف (انگلستان اور امریکہ) روس اور چین آپس میں اکٹھے ہو کر اٹلی اور جرمنی جاپان پر حملہ کریں گے۔ (جاپان ہی جیم ثانی ہے)

ایں غزوہ تا بہ شش سال باشد ہمہ بریں سال — از آب شور و نمکین چوں دشت وحشیانہ

یہ جنگ چھ سال تک اسی طرح جاری رہے گی۔ کھارے پانی سے نمکین تر ہوگی اور جنگلی جانوروں سے بھرے ہوئے جنگل کی طرح ہوگی۔

نصرانیاں کہ باشند ہندوستاں بسیارند — تخم بدی بکارند از فسق جاودانہ

اس کے بعد عیسائی ہندوستان کو چھوڑ جائیں گے۔ جاتے ہوئے ہمیشہ کے لئے بدی کا بیج فسق سے بو جائیں گے۔

ketabha.org

آں مردمانِ اطراف چوں مژدہ ایں شنوند   یکبار جمع آیند بر بابِ عالیانہ
اِردگرد کے لوگ جب یہ خوشخبری سنیں گے۔ تو بابِ عالی پر فوراً ہی اکٹھے ہو جائیں گے۔

تقسیم ہند گردد در دو حصص ہویدا   آشوب رنج پیدا از مکر و از بہانہ
ہندوستان دو حصوں میں کھلم کھلا تقسیم ہو جائے گا۔ مکر و فریب سے آشوب رنج ظاہر ہو گا۔

بے تاج بادشاہاں شاہی کنند ناداں   اجراء کنند فرماں فی الجملہ جاہلانہ
ہند و پاک پر بادشاہ بے تاج بادشاہی کریں گے نہ جانتے ہوئے اپنے فرمان جاری کریں گے۔ جو فی الجملہ مہمل ہوں گے۔

از رشوتِ تساہل دانستہ از تغافل   تاویل یاب باشند احکام خسروانہ
رشوت لے کر سستی کریں گے جان بوجھ کر غفلت کریں گے۔ شاہی احکام کو بدل دیا کریں گے۔

عالم ز علم نالاں دانا ز فہم گریاں   ناداں بہ رقصِ عریاں مصروف والہانہ
عالم اپنے علم پر گریہ زاری کریں گے دانا لوگ اپنی فہم پر گریہ زاری کریں گے نادان لوگ عریاں ناچ گانوں میں دیوانہ وار مصروف ہوں گے۔

شفقت بہ سرد مہری تعظیم در دلیری   تبدیل گشتہ باشد از فتنۂ زمانہ
شفقت سرد مہری میں تعظیم دلیری میں تبدیل ہو جائے گی۔ بہ سبب زمانہ کے فتنہ کے۔

ہمشیر با برادر پسران ہم بہ مادر   نیز ہم پدر بہ دختر مجرم بہ عاشقانہ
بہن بھائی کے ساتھ لڑکے ماؤں کے ساتھ باپ لڑکی کے ساتھ عاشقانہ فعل کے مجرم ہوں گے۔

از اُمتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرزد شوند بیحد — افعالِ مجرمانہ اعمالِ عاصیانہ

سرکارِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی اُمّت سے ایسے مُجرمانہ فعل اور عاصیانہ عمل سرزد ہوں گے۔

فسق و فجور ہر سُو رائج شود بہ ہر گُو — مادر بہ دُختر خود سازد بسے بہانہ

ہر جگہ فسق و فجور رائج ہوگا۔ ماں اپنی بیٹی کے ساتھ بہت بہانہ سازی کرے گی۔

آں مفتیانِ گُمرہ فتویٰ دہند بیجا — در حق بیانِ شرع سازند بسے بہانہ

وہ گمراہ مفتی بیجا فتوےٰ دیا کریں گے۔ شریعت کے حق بیان میں بہت بہانہ سازی کریں گے۔

فاسق کنند بُزرگی بر قوم از ستمگری — پس خانہ اش بُزرگی خواہد شود ویرانہ

فاسق لوگ بُزرگی کریں گے اپنی قوم پر بڑی صفائی سے۔ پھر اس کے بُزرگ گھر میں ویرانی ظاہر ہو گی۔

در شہر کوہ و قشلاق نوشند خمر بیباک — ہم بھنگ و چرس تریاق نوشند باغیانہ

شہروں اور پہاڑوں میں موسم گرما کے اندر بیخوف ہو کر شراب نوش کریں گے۔ بھنگ، چرس تریاق بھی باغیانہ نوش کریں گے۔

احکامِ دینِ اسلام چوں شمع گشتہ خاموش — عالم جہول گردد جاہل بہ عالمانہ

دینِ اسلام کے احکام شمع کی طرح خاموش ہوں گے۔ عالم جہول ہو جائے گا۔ جاہل گویا عالم بن جائے گا۔

آں عالمانِ عالم گردند ہمچوں ظالم — ناشستہ روئے خود را بر سر نہند عمامہ

وہ دنیا کے عالم ظالموں کی طرح بن جائیں گے۔ اپنے نہ دھوئے ہوئے چہرہ کو دستار رکھ کر سجا بیٹھیں گے۔

زینت دہند خود را با طرّہ و با جبّہ   گوسالۂ سامری را باشد درون جامہ

اپنے آپ کی زینت طرّہ اور جبّہ قبہ کے ساتھ دیں گے۔ گویا سامری جادوگر کے بچھڑے کو لباس کے اندر چھپالیں گے۔

در مومناں نزاعے در جنگ قاضی آرے   چوں سگ پئے شکاری گردد بسے بہانہ

مسلمان نزاری میں قاضی کی لڑائی ہیں شکاری کے پیچھے کتے کی طرح بہانہ کریں گے۔

حلّت رود سراسر حرمت رود سراسر   عصمت رود برابر از جبر و اغوا یانہ

حلال جاتا رہے گا حرام کی تمیز جاتی رہے گی۔ عورتوں کی عصمت اغواء یا جبر سے جاتی رہے گی۔

بے مہرگی سر آید پردہ دری آید   عصمت فروش باطن معصوم ظاہرانہ

نفرت ظاہر ہو گی بے پردگی داخل ہو جائے گی یعنی عورتیں بے پردہ ہوں گی۔ باطن میں عصمت فروش بظاہر معصوم نظر آئیں گی۔

دختر فروش باشند عصمت فروش باشند   مردان سفلہ طینت با وضع زاہدانہ

اکثر لوگ دختر فروشی اور عصمت فروشی کریں گے۔ سفلہ طینت آدمی وضع قطع زاہدوں جیسی رکھیں گے۔

بے شرم و بے حیائی در مردماں فزاید   مادر بہ دختر خود خود را کند میزانہ

اکثر لوگوں میں بے شرم و بے حیائی کی زیادتی ہو گی۔ ماں اپنی بیٹی کے ساتھ اپنے آپ کا میزان کرے گی۔

کفار مومناں را ترغیب دین نمایند   از حج چوں تابع آیند از خواندن دوگانہ

کافر لوگ مسلمانوں کو دین کی ترغیب دیں گے۔ حج سے رکیں گے۔ نماز ادا کرنے سے بھی رک جائیں گے۔

ketabha.org

مردے ز نسلِ ترکاں بہ زن چوں مثلِ شیطاں گویدہ زرغ دستاں در ملکِ ہندیانہ

ترکی نسل سے ایک آدمی شیطان کی طرح لٹیرا جھوٹی کہانی بیان کرے گا ہندوستان کے ملک میں

بینی تو قاضیاں را برمسندِ جہالت گیرند رشوت از خلق علامہ با بہانہ

قاضی لوگوں کو تو جہالت کی مسند پر دیکھے گا۔ بڑے بڑے علم والے لوگ بہانہ سے لوگوں سے رشوت لیں گے۔

بینی تو پندِ معروف پنہاں شود در عالم سازند حیلہ افسوں نامش نہند نظامہ

بھلے کام کرنے کی نصیحت دنیا میں چھپ جائے گی تو دیکھے گا فریب اور افسوں سازی کر کے اس کا نام نظام حکومت قرار دیں گے۔

گردد ریا مروج در شرق و غرب ہر سو فسق و فجور باشد منظور خاص و عامہ

مشرق اور مغرب میں چاروں طرف ریاکاری رواج پا جائے گی عام خاص لوگوں کے لئے فسق و فجور منظور خاطر ہوگا۔

از اہلِ حق نہ بینی در آں زماں کسے را دزداں و رہزنے را بر سر نہند عمامہ

تو اس وقت کسی کو اہل حق نہ دیکھے گا چور اور ڈاکوؤں کے سر پر دستار رکھیں گے۔

کذب و ریا و غیبت فسق و فجور بے حد قتل و زنا و اغلام ہر جا شود علانیہ

جھوٹ اور ریاکاری اور غیبت فسق و فجور کی زیادتی ہوگی۔ قتل۔ زنا اور غلام بازی جگہ جگہ ظاہر ہو گی۔

شیخاں ز مثلِ شیطاں تجویز ہا نمایند کہ دلبراں نشستہ پنہاں درون خانہ

(جعلی) مشائخ شیطان کی طرح تجویزیں کریں گے معشوقوں کے ساتھ گھروں میں چھپ کر بیٹھیں گے۔

زاہد مطیعِ شیطاں عالم عدوِّ رحمٰں عابد بعیدِ ایشاں درویش با ریانہ

زاہد شیطان کی اطاعت کرنے والے عالم رحمٰن سے دشمنی کرنے والے عابد عبادت سے دور اور درویش ریاکاری کرنے والے ہوں گے۔

رسم و رواج ترسا، رائج شود بہر جا بدعت رواج گردد نیز سنّت غائبانہ

عیسائیوں جیسا رسم و رواج ہر جگہ رائج ہوگا بدعت رواج پا جائے گی۔ سُنّتِ پیغمبری غائب ہو گی۔

گر دانگ از بہ رشوت در چنگ قاضی آری چوں سگ پئے شکاری قاضی کند بہانہ

اگر تو قاضی کی مٹھی میں چند سکہ چاندی کے دے دے گا۔ شکاری کے کتے کی طرح قاضی بہانہ سازی کرے گا۔

ہم سود مے ستانند از مردمانِ مسکین بر سر غرور و لعنت بر سر نہند خزانہ

ایک جماعت مجبور لوگوں سے سود لیا کرے گی۔ ان کے سر پر لعنت ہو اور سر پر خزانہ رکھے ہوئے ہوں گے۔

اندر نماز باشند غافل ہمہ مسلماں عالم اسیرِ شہوت ایں طور در جہانہ

سب مسلمان نماز سے غافل رہیں گے۔ عالم شہوت کے قیدی ہوں گے۔ دنیا میں اسی طرح ہو گا۔

روزہ، نماز، طاعت یکدم شوند غائب در حلقۂ مناجات تسبیح از ریانہ

روزہ۔ نماز حکم برداری یک لخت غائب ہو گی۔ مناجات کی محفلوں میں ذکر و اذکار ریاکارانہ ہو گا۔

شوقِ نماز و روزہ حج و زکوٰۃ و فطرہ کم گردد و بر آید یکبارِ خاطرانہ

نماز۔ روزہ، حج، زکوٰۃ، فطرہ کا شوق کم ہو جائے گا۔ دلوں پر ایک بوجھ معلوم ہو گا۔

ناگاہ مومناں را شورے پدید آید ۔۔۔ با کافراں نمایند جنگے چوں رستمانہ

اچانک مسلمانوں کو ایک ظاہر شور سنائی دے گا، کافروں کے ساتھ ایک رستمانہ دلیرانہ جنگ لڑیں گے (یہ واقعہ ۱۹۶۵ء میں رونما ہوا جب صدر پاکستان ایوب خان تھے)

شمشیر ظفر گیرند با خصم جنگ آرند ۔۔۔ تا آنکہ فتح یابند از لطفِ آں یگانہ

فتح والی تلوار پکڑ کر دشمن کے ساتھ جنگ کریں گے۔ حتیٰ کہ ذات باری تعالیٰ کی مہربانی سے فتح حاصل کر لیں گے۔

از قلبِ پنج آبی خارج شوند ناری ۔۔۔ قبضہ کنند مسلم بر شہر غاصبانہ

پنجاب کے قلب سے (کھیم کرن سے) ناری لوگ بھاگ جائیں گے۔ مسلمان شہر پر غاصبانہ قبضہ کر لیں گے۔

کفار جملہ یکجا باہم عہد ہا نمایند ۔۔۔ سازند مومناں را مغلوب جابرانہ

تمام کافر یکجا ہو کر اقرار کریں گے۔ مسلمانوں کو جابرانہ مغلوب (سیاسی) کر لیں گے۔

بقال شود علم دار در ملک ہائے کفار ۔۔۔ فی النار گشتہ کفار در کفر حالتانہ

ہندو بنیا (شاستری) کافروں کے ملک میں صاحب علم ہوگا۔ کافر کفر کی حالت میں آگ میں چلا جائے گا۔ (یعنی مر جائے گا)

از لطف و فضلِ یزداں بعد از ایام ہفدہ ۔۔۔ خوں گشتہ و قرباں داد ند غازیانہ

سترہ دن کی جنگ کے بعد ذات باریتعالیٰ کے فضل و کرم غازی لوگ خونریزی کر کے اور قربانی دیکر سرخرو ہونگے

در حینِ بیقراری ہنگامِ اضطراری ۔۔۔ رحمے کنند چو باری بر حال مومنانہ

بیقراری کے وقت اضطرار کے وقت۔ ذاتِ باری تعالیٰ مسلمانوں کے حال پر رحم فرمادیں گے

مومناں ہیر خود را از سقیفہ تنزل سازند ۔۔۔ بر مسلماں بیاید تذلیل خاسرانہ

مسلمان اپنے صدر کو سفاہت کے سبب اتار دیں گے اس کے بعد مسلمانوں کی خسارہ والی ذلت آئے گی۔

خونِ جگر بنوشم از رنج بانو گویم ۔۔۔ للہ ترک گرداں آں طرزِ راہبانہ

میں اپنے جگر کا خون پی کر رنج کے ساتھ تجھے کہتا ہوں خدا کے لئے وہ طریقہ راہبوں والا ترک کر دے

قہرِ عظیم آید بہرِ سزا کہ شاید ۔۔۔ آخر خدا یہ سازد یک حکم قاتلانہ

(ورنہ) ایک بہت بڑا قہر آئے گا۔ جو سزا کے لئے سزاوار ہوگا۔ آخر کار ذات باری تعالےٰ ایک حکم قاتلانہ جاری کر دیں گے۔

کشتہ شوند مسلماں افتاں شوند خیزاں ۔۔۔ از دستِ نیزہ بندان یک قومِ ہندوانہ

اس حکم میں مسلمان جان سے مارے جائیں گے۔ گرتے پڑتے ہوئے اٹھتے ہوئے ہوں گے (یعنی نقصان اٹھائیں گے) ایک ہندو قوم کے ہاتھوں جو اسلحہ بند ہوگی۔

مشرق شود خرابے از مکر حیلہ کاراں ۔۔۔ مغرب ہند گریہ بر فعلِ سنگدلانہ

مشرقی پاکستان حیلہ کاروں کے فریب سے تباہ ہوگا۔ مغربی پاکستان والے سنگدلانہ فعل پر گریہ زاری کریں گے۔

ارزاں شود برابر جانِ مسلم ۔۔۔ خوں می شود روانہ چوں بحرِ بیکرانہ

مسلمانوں کی جان جانوروں کی طرح سستی ہوگی۔ گہرے سمندر کی طرح مسلمانوں کا خون رواں ہوگا۔

شہرِ عظیم باشد اعظم ترین مقتل ۔۔۔ صد کربلا چوں گردد باشد بخانہ خانہ

ایک بہت بڑا شہر (ڈھاکہ) بہت بڑی قتل گاہ بنے گا۔ کربلا کی طرح سینکڑوں کربلا گھر گھر رونما ہو نگی

رہبرِ مسلماناں در پردہ یارِ آناں ۔۔۔ امداد دادہ باشد از عہد فاجرانہ

مسلمانوں کا رہبر پردہ میں ان کا دوست ہوگا۔ اپنے فاجرانہ اقرار سے انہیں امداد دے گا۔

از کاف شش حرفی بقال لئیمہ پرورد ۔۔۔ مفتح شود یقینی از مکر ماکرانہ

وہ شخص (اندرا گاندھی) جس نام کاف سے شروع ہوگا اس کے نام کے کل چھ حروف ہوں گے اپنے مکر و مکاری سے یقینی طور پر فاتح ہوگا۔ (گ - ا - ن - د - ھ - ی)

ایں قصہ بین العیدین از شین و نون شرطین — سازد ہنود بد را مغلوب فی زمانہ

یہ واقعہ دو عیدوں کے درمیان جبکہ سورج درجہ پچاس پر ہوگا اور چاند شرطین کی منزل میں ہوگا ہندو ہر بُرے آدمی کو اس وقت مغلوب کر دے گا۔ شین سے شمس مراد ہے۔ نون سے پچاس درجہ شرطین چاند کی دوسری تاریخ ہے۔ (یہ واقعہ ۲۱ نومبر ۱۹۷۱ء کو رونما ہوا۔ جب صدر پاکستان یحییٰ خاں تھا)

ماہ محرم آید چوں تیغ با مسلماں — سازند مسلم آں دم اقدام جارحانہ

محرم کے مہینے میں مسلمانوں کے پاس ہتھیار آ جائیں گے۔ مسلمان اس وقت جارحانہ قدم اٹھائیں گے۔

بعد آں شود چوں شورش در ملک ہند پیدا — فتنہ فساد برپا بر ارض مشرکانہ

اس کے بعد ہندوستان کے ملک میں ایک شورش ظاہر ہوگی۔ مشرکانہ سرزمین پر فتنہ فساد برپا ہوگا۔

در حین خلفشارے قومیکہ بت پرستاں — بر کلمہ گویاں جابر از قہر ہندوانہ

اس خلفشار کے وقت بت پرست قوم کلمہ گو مسلمانوں پر جابر ہوں گے۔ ہندوؤں کے قہر و غضب کی وجہ سے صبر کرنے والے ہوں گے۔

بر مومنان غربی شد فضل حق ہویدا — آید بدست ایشاں مردان کاروانہ

مغربی پاکستان کے مسلمانوں پر ذات باری تعالیٰ کا فضل ظاہر ہوگا۔ ان کے ہاتھ کام چلانے والے آدمی آ جائیں گے۔

بہر صیانت خود از سمت کج شمالی — آید برائے فتح امداد غائبانہ

اپنی امداد کے لیے شمال مشرق سے فتح حاصل کرنے کے لئے غائبانہ امداد آئے گی۔

آلات حرب لشکر در کار جنگ ماہر — باشند ہمہ مومن بیحد بے کرانہ

جنگی ہتھیار اور جنگی معاملہ میں ہر لشکر آ جائیگا مسلمانوں کو بیحد بے حساب تقویت پہنچے گی۔

ketabha.org

عثمان و عرب فارس ہم مومنان وسط — از جذبۂ اعانت آیند والہانہ

ترکی والے عرب والے ایران والے اور مشرق وسطیٰ والے امداد کے جذبہ سے دیوانہ وار آئیں گے۔

اعراب نیز آیند از کوہ و دشت ہا ہم — سیلاب آتشیں شد از ہر طرف روانہ

پہاڑوں اور جنگلوں سے اعراب بھی آئیں گے۔ آگ والا سیلاب چاروں طرف رواں ہوگا۔

چترال نانگا پربت باچین ملک گلگت — بیس ہائے تبت گیرند جنگ آتش (آثار)

چترال نانگا پربت، چین کے ساتھ گلگت کا علاقہ مل کر تبت کا علاقہ میدان جنگ بنے گا۔

یکجا شوند عثمان ہم چینیان و ایران — فتح کنند اینان کل ہند غازیانہ

ترکی والے، چین والے اور ایرانی ایک جگہ ہو جائیں گے یہ سب تمام ہندوستان کو غازیانہ طور سے فتح کریں گے۔

غلبہ کنند ہمچوں مور و ملخ شیا شب — حقا کہ قوم مسلم گردند فاتحانہ

چیونٹیوں اور مکڑیوں کی طرح راتوں رات غلبہ حاصل کریں گے۔ میں قسم کھاتا ہوں حق تعالیٰ کی کہ مسلمان قوم فاتح ہوگی۔

کابل خروج سازد در قتل اہل کفار — کفار چپ و راست سازند لیے بہانہ

اہل کابل کافروں کے قتل کرنے کے لئے نکل آئیں گے۔ کافرین دائیں بائیں بہانہ سازی کریں گے۔

از غازیان سرحد لرزد زمین چو مرقد — بہر حصول مقصد آیند والہانہ

سرحدی غازیوں سے زمین مرقد کی طرح لرزے گی۔ مقصد کو حاصل کرنے کے لئے دیوانہ وار آئیں گے۔

از خاص و عام آیند جمع تمام گردند　　　در کار آں فترا ینہا صد گونہ غم افزانہ

عام خاص لوگ سب کے سب جمع ہو جائیں گے۔ اس کے کام میں سینکڑوں قسم کے غم کی زیادتی ہوگی۔

بعد از فریضہ حج پیش از نماز فطرہ　　　از دست رفتہ گیرند از ضبط غاصبانہ

یہ واقعہ بڑی عید کے بعد اور (چھوٹی) عید الفطر کی نماز سے پہلے ہوگا۔ ہاتھ سے گئے ہوئے علاقہ کو حاصل کر لیں گے اور جو انہوں نے غاصبانہ ضبط کیا ہوا ہے

رود اٹک سہ بار از خون اہل کفار　　　پر مے شود بہ یکبار جریان جاریانہ

دریائے اٹک کافروں کے خون سے تین مرتبہ یک بار بھر کر جاری ہوگا۔

پنجاب شہر لاہور کشمیر ملک منصور　　　دو آب شہر بجنور گیرند غالبانہ

پنجاب، شہر لاہور، ملک کشمیر نصرت شدہ گنگا اور جمنا۔ شہر بجنور پر مسلمان غالبانہ قبضہ کر لیں گے۔ (دو آب سے مراد دریائے گنگا اور دریائے جمنا ہے)

از دختران خوش رو از دلبران مہ رو　　　گیرند ملک آں شو خلقے مجاہدانہ

خوبرو لڑکیاں اور حسین دلربائیں، مجاہدین مال غنیمت میں اپنی ملکیت میں لے لیں گے۔

بعد از عقب ایں کار مغلوب اہل کفار　　　مسرور فوج جرار باشند فاتحانہ

اس کام کے بعد کافر مغلوب ہو جائیں گے۔ جری لشکر خوش ہو جائے گا اور فاتح ہوگا۔

ایں غزوہ تا بہ شش ماہ پیوستہ ہم بشیرا　　　مسلم بفضل اللہ گردند فاتحانہ

یہ لڑائی چھ ماہ تک انسانوں میں گھلی ملی رہے گی مسلمان اللہ تعالے کے فضل سے فاتح ہوں گے۔

خوش می شود مسلماں از لطف فضل یزداں　　　خالق نماید اکرام از لطف خالقانہ

مسلمان ذات باری تعالیٰ کے فضل و کرم سے خوش ہو جائیں گے۔ خالق باری تعالےٰ

لطف و کرم خالقانہ فرمائیں گے۔

کشتہ شوند جملہ بدخواہ دین و ایماں　　کل ہند پاک باشد از رسم ہندوانہ

دین اور ایمان کے بدخواہ لوگ جان سے مارے جائیں گے۔ تمام ہندوستان ہندو گورنمنٹ سے پاک ہو جائے گا۔

یک زلزلہ کہ آید چوں زلزلہ قیامت　　آں زلزلہ بہ قہر در ہند سندھ میانہ

ایک زلزلہ قیامت کے زلزلوں کی طرح آئے گا۔ وہ زلزلہ قہر بن کر ہند اور سندھ میں نمودار ہو گا۔

چوں ہند ہم بہ مغرب قسمت خراب گردد　　تجدید باب گردد جنگ سہ نو بتانہ

ہندوستان کی طرح مغرب کی یعنی یورپ کی تقدیر خراب ہو جائے گی۔ تیسری عالمگیر جنگ تازہ ہو جائے گی۔

آں دو الف کہ گفتم الفے تباہ گردد　　"ر" حملہ ساز یابد بر الف مغربانہ

دو الف انگلستان اور امریکہ جو پہلے بیان ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ایک الف (انگلستان) تباہ ہو جائے گا۔ روس انگلستان پر حملہ کر دے گا۔

جیم شکست خوردہ با ر برابر آید　　آلات نار آرند مہلک جہنمانہ

جرمنی یا جاپان عالمگیر جنگ دوئم میں شکست خوردہ روس کے ساتھ برابری کرے گا یا ساتھ مل جائے گا۔ جنگ میں آتشی ہتھیار بڑے مہلک قسم کے جہنمی استعمال کریں گے۔

"ر" ہم خراب باشد از قہر سین سازد　　از او امان یابد از حیلہ و بہانہ

روس بھی چین کے قہر و غضب سے تباہ ہو جائے گا۔ چین سے روس مکر اور بہانہ سے امان حاصل کر کے جان بچائے گا۔

کا ہد الف جہاں گو یک نقطہ موہوم　　الا کہ ہم یادش باشد متوحشانہ

انگلستان اتنا تباہ ہوگا۔ کہ اس کا ایک نقطہ بھی باقی نہ رہے گا۔ مگر اس کا نام اور ذکر کتب ہائے تاریخ میں باقی رہ جائے گا۔

تعزیر غیبی آید مجرم خطاب گیرد — دیگر نہ سرفرازد بر طرز راہبانہ

یہ انہیں غیبی سزا ملی اور خطاب مجرم حاصل ہوا۔ دوسرا کوئی شخص راہبوں کی طرح سر بلندی نہ کرے گا۔

دنیا خراب کردہ باشندۂ بے ایماناں — گیرند منزل خود فی النار دوزخانہ

ان لوگوں نے بے ایمانوں نے اپنی دنیا خراب کر لی ہے۔ آخرکار اپنی منزل دوزخ میں انہوں نے بنا لی۔

رازے کہ گفتہ ام من دُرّے کہ سفتہ ام من — باشد برائے نصرت اسناد غائبانہ

وہ راز جو میں بیان کر چکا ہوں وہ موتی جو میں پرو چکا ہوں یہ غیبی سند ہے اور میں نے اس لئے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالےٰ اسلام کی مدد یقیناً کریں گے۔

عجلت اگر بخواہی نصرت اگر بخواہی — کن پیروی خدا را در قول قدسیانہ

اے مخاطب! اگر تو عجلت چاہتا ہے یا اللہ کی مدد چاہتا ہے۔ خدا کے لئے اللہ کے نیک بندوں کے قول کی پیروی کر۔

تا سال بہتری از کان زھوقا آید — مہدی عروج سازد از مہد مہدیانہ

حتّٰی کہ بہترین سال اِذَا جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا والا سال آجائے۔ امام مہدی علیہ السلام مہدیانہ ہدایت والے عروج پکڑیں گے۔

ناگاہ بہ موسم حج مہدی عیاں باشد — ایں شہرت عیانش مشہور در جہانہ

اچانک حج کے ایام میں امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔ ان کی ظاہر ہونے والی یہ شہرت دنیا میں مشہور ہوگی۔

ketabha.org

زین بعد از اصفہان دجّال ہم بر آید　　عیسیٰؑ برائے قتلش آید ز آسمانہ

اس کے بعد اصفہان شہر سے دجّال کافر ظاہر ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السّلام اس کے قتل کرنے کے لئے آسمان سے تشریف لے آئیں گے۔

خاموش باش نعمتؔ اسرارِ حق مکن فاش　　در سال کُنتُ کنزاً باشد چنین بیانہ

اے نعمت اللہ شاہ! خاموش ہو جا رب کے رازوں کو ظاہر نہ کر۔ (کُنتُ کنزاً) پانچ سو اڑتالیس ہجری میں میں واقعات بیان کر رہا ہوں۔

ک - ن - ت - ک - ن - ز - ا

۲۰ + ۵۰ + ۴۰۰ + ۲۰ + ۵۰ + ۷ + ۱

= ۵۴۸ ہجری

اولیاء اللہ کا علم، علمِ الٰہی ہوتا ہے

میرے بزرگو اور دوستو! ذاتِ باری تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ تحقیق ہم نے انسان کو اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ میں تخلیق کیا۔ یعنی ہم نے انسان کو پیکرِ حسن و جمال بنایا یا پھر یوں کہا جائے ہم نے حضرتِ انسان کو مراتبِ خمسہ الٰہیہ کا جامع بنایا۔ خمسہ الٰہیہ کیا ہیں؟ :-

(۱) غیبِ مطلق (۲) غیبِ مضافِ مطلق (۳) شہادتِ مطلق۔ (۴) شہادتِ مضافِ مطلق (۵) حضرتِ انسان (فی احسن تقویم)

۱ - غیبِ مطلق جس کو اعیانِ ثابتہ بھی کہتے ہیں یعنی صورِ علمیہ ذاتی علمی تھی جن کو حقائقِ الٰہیہ بھی کہا جاتا ہے۔ معلوم ہو کہ ذاتِ باری تعالیٰ

کی معلومات ذات کے علم سے مقدم ہیں۔ اسی لئے شیخ اکبر محی الدین بن عربی رضی نے فرمایا۔ کہ ذاتِ باری تعالےٰ کی معلومات نے ذات کے نفس سے ذات کو علم عطا کر دیا۔

۲۔ غیبِ مضافِ مطلق جس کا نشان عالمِ ارواح ہے۔ یہ مجرد ہے۔ بسیط ہے۔ بے صورت ہے۔ بے حد ہے۔ لا متناہی ہے خرق و التیام سے پاک ہے۔ تجزّی اور تبعیض سے پاک ہے۔ یہ ظہور کا پہلا مرتبہ ہے اور مراتب کونیہ کا بھی پہلا مرتبہ ہے۔ جیسا کہ مرتبۂ وحدت مجمل تھا۔ ویسا ہی یہ مرتبہ مجمل ہے۔

۳۔ شہادتِ مطلق جس کا نشان عالمِ مُلک ہے۔ اسی کو عالمِ اجسام بھی کہتے ہیں۔ اور یہ ظہورِ اتم کا درجہ ہے۔ جو تعیّنات ذات کے بطون میں موجود تھے۔ جب ذات نے انہیں ظاہر کرنے کا ارادہ فرمایا تو لباسِ اوّل جو اُن کو دیا گیا۔ وہ عالمِ ارواح یعنی غیبِ مضافِ مطلق کا دیا گیا۔ جو غیرِ امتیازِ بعضہا عن بعضٍ ہے۔ پس جب وہ ظہورِ اتم کے درجہ کو پہنچا۔ تو اس میں امتیازِ بعضہا عن بعضٍ پیدا ہو گئی۔ اور یہ مرتبہ تجزّی اور تبعیض کو قبول کرتا ہے

۴۔ شہادتِ مضافِ مطلق یہ عالمِ شہادت کا مضاف ہے جس کا نشان عالمِ مثال ہے۔ یہ عالمِ مثال عالمِ ارواح اور عالمِ اجسام کے درمیان ایک برزخ ہے۔ اس کی ایک جہت عالمِ ارواح کے مشابہ ہے اور ایک جہت عالمِ اجسام کے مشابہ ہے۔ جو کچھ عالمِ ارواح میں مجمل تھا۔ وہی کچھ عالمِ مثال میں مفصّل موجود ہے۔ باعتبار اشکال لطیفہ عالمِ ارواح کے مشابہ ہے اور مقداری ہونے کے اعتبار سے عالم

ketabha.org

اجسام کے مشابہ ہے۔ عالمِ مثال کی وسعت کے سامنے یہ کائنات ایسے ہے۔ جیسے کہ ایک بڑے وسیع میدان میں ایک انگوٹھی رکھ دی جائے اس عالم مثال کی دو قسمیں ہیں :-

(۱) مثالِ مطلق (۲) مثال مقید۔ جیسے ہم اپنا خیال کہتے ہیں یہی مثال مقید ہے جیسے ہم اپنا خیال کہتے ہیں۔ وہی مثال مقید ہے۔ مثالِ مطلق کے دو الگ الگ برزخ ہیں۔ (۱) مثال امکانی (۲) مثال معانی

جو کچھ اس عالم میں ظاہر ہو رہا ہے۔ وہ مثالِ مطلق سے نزول کرتا ہے۔ تو اس کو مثال امکانی کہتے ہیں۔ پھر اس عالم سے عروج کر کے دوسرے عالم کی طرف عروج کرتا ہے۔ تو اس کو مثال معانی کہتے ہیں۔

۵۔ حضرتِ انسان جو غیبِ مطلق اور غیبِ مضافِ مطلق اور شہادتِ مطلق اور غیبِ مضاف شہادتِ مطلق کا جامع جمیع مراتب ہے۔ پس ذاتِ حق نے ان خمسہ الٰہیہ ہی کو اَحْسَنِ تَقْوِیْمٌ ارشاد فرمایا۔ اور حضرت انسان انہی خمسہ جواہر کا حامل ہے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے۔ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ ۰ پھر پھینک دیا ہم نے اس کو نیچوں سے نیچے۔ یعنی اَحْسَنِ تَقْوِیْمٌ کا جوہر رکھ کر پھر اسے حجابات میں محجوب کر دیا۔ چونکہ بوجہ حجابات ہی یہ مراتب حضرتِ انسان پر پوشیدہ رہتے ہیں۔ پھر ارشاد ہوتا ہے۔ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کئے یعنی ایمان ایسا لائے۔ کہ ایمان کے تینوں درجہ عِلْمُ الْیَقِیْن عَیْنُ الْیَقِیْن اور حَقُّ الْیَقِیْن حاصل کرنے کے بعد اعمالِ صالح سے حجابات دور کر دئے۔ تو جب حجابات دور ہو جاتے ہیں۔ تو اس پر یہ تمام

ketabha.org

مراتب جن کا حضرتِ انسان جامع ہے۔ کھل جاتے ہیں۔ جب مراتب کھل جاتے ہیں۔ تو اس پر اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ روشن اور ظاہر ہو جاتی ہے۔ تو پھر یہ انسانِ کامل ہے۔ ولی اللہ ہے۔ تو جب یہ مقام حاصل ہو گیا تو دیکھنے کو بندہ ہے۔ مگر صفاتِ ذاتِ باری تعالےٰ کے ہیں جیسے کہ آسیب زدہ کی مثال ناطق ہے۔ کہ دیکھنے کو آدمی ہے۔ مگر صفات آسیبی ظہور پذیر ہیں۔ جیسا کہ حضرتِ رومیؒ نے فرمایا ؎

چوں پری قادر شود بر آدمی　　　می برد از مرد وصفِ مردمی

پس جب صفات ذاتِ حق کے ہو گئے۔ تو بظاہر صورت انسان کی ہے۔ مگر صفات و شیون ذات حق کے ہیں۔ پس اسی مقام پر حضرت رومیؒ نے فرمایا ؎

اولیاء اللہ اللہ اولیاء　　　ہیچ فرقے درمیاں نبود روا

جو اللہ کے ولی ہیں۔ اللہ اُن کا ولی ہے۔ اللہ اور ولی کے درمیان فرق کرنا جائز نہیں۔ چونکہ صفات بدل گئے۔ تو اب یہ مقام حاصل ہوا کہ جو اللہ کا علم ہے وہ ولی کا علم ہے۔ اور جو ولی کا علم ہے۔ وہ اللہ کا علم قرار پایا۔

دُعا کریں۔ کہ ذاتِ باری تعالیٰ سب مومنوں کو دینِ اسلام پر چلنے کی توفیق عطا فرما دیں۔ آمین۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن۔

تالیف و تصنیف

حافظ محمد مسرور نظامی
لائل پور (مغربی پاکستان)

مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۷۲ء

ketabha.org

تقریظ

زیر نظر کتاب مستطاب المسمّٰی بہ "پیشگوئی نعمت اللہ ولی رحؒ" کا بالاستیعاب مطالعہ کیا۔ مجھے بیحد مسرّت ہوئی۔ کہ متذکرہ بالا کتاب کی تالیف و تصنیف فاضلِ نوجوان جناب حکیم حافظ محمد سرور صاحب نظامی لدھیانوی نے پایۂ تکمیل تک پہنچا کر تشنگانِ فنِ تصوّف کی پیاس کو بجھانے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ حضرت قبلہ نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ ایک مشہور و معروف صوفی باکمال اور عالم بے مثال تھے۔ جن کو علوم غریبہ اور فنونِ لطیفہ میں انتہائی دسترس تھی۔ جس کا زندہ ثبوت آپ کی یہ پیش گوئی ہے۔ مؤلف موصوف کو چونکہ علمِ تصوّف و عرفان میں ایک خاص ملکہ حاصل ہے۔ اور ان کی تربیت حضرت العلّامہ ابوالحقائق پیر السیّد امانت علی شاہ چشتی نظامی رحؒ سجادہ نشین آستانہ بیت الامان مغلپورہ گنج لاہور نے بطریق احسن کی تھی۔ فقط

خادم العلماء والفقراء

(حکیم) السیّد وارث الجیلانی

(فاضل مکہ معظمہ) ادارہ فیضان پیپلز کالونی

لائل پور

ketabha.org